تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اَسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ   لاہور

ندائے خلافت

: اقتدار احمد مرحوم   ۲۱ تا ۲۷ مئی ۱۹۹۸ء   مدیر : حافظ عاکف سعید

اسلام.....ایک انقلابی تحریک

اسلام اپنی اصل کے اعتبار سے ایک انقلابی تحریک ہے اور اس بنا پر کہ اسلام صرف "مذہب" نہیں بلکہ کامل "دین" ہے جو صرف عقائد و عبادات اور چند معاشرتی و سماجی رسومات سے عبارت نہیں ہے۔ ان سب پر مستزاد دین اسلام ایک کامل و اکمل، متوازن و معتدل اور عادلانہ و منصفانہ معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام پر مشتمل ہے اور ازروئے قرآن بعثت محمدی ﷺ کا مقصد ہی اِس نظام حق کا پورے نظام زندگی پر غلبہ ہے۔ بفحوائے الفاظ قرآنی :

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ یعنی "وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسول (محمدؐ) کو الہدیٰ (قرآن کریم) اور دین حق (اسلام) کے ساتھ تاکہ غالب کر دے اسے کل کے کل دین (نظام زندگی) پر"۔ اسی مقصد کے حصول و تکمیل کے لئے جدوجہد اور اس کے ضمن میں بذل نفس اور انفاق مال کی قرآن حکیم ایمان کے تمام دعویداروں کو "جہاد فی سبیل اللہ" کی فرضیت کے عنوان سے پرزور دعوت دیتا ہے :

"اے اہل ایمان کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے چھٹکارا دلا دے؟ ایمان (پختہ) رکھو اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ" (الصف : ۱۰، ۱۱)..... سورۂ حجرات کی آیت نمبر ۱۵ کی رو سے فرمایا گیا : "مومن تو صرف وہ ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اُس کے رسولؐ پر، پھر ہرگز شک میں مبتلا نہیں ہوئے اور جہاد کیا انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ، صرف یہی لوگ (دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں" ——— گویا ؎

مری زندگی کا مقصد ترے دیں کی سرفرازی   میں اسی لئے مسلماں، میں اسی لئے نمازی

کے مصداق پورے نظام زندگی پر اللہ کے عطا کردہ کامل سماجی و معاشرتی و سیاسی نظام کا غلبہ ہر بندۂ مومن کی زندگی کا اصل مقصد اور اس "جہاد زندگانی" کا اصل ہدف ہے، جس کے لوازم و شرائط اور اوزار و ہتھیار یہ ہیں : ایمان و یقین کی دولت، پیہم سعی و جہد کا مادہ اور محبت اور اخوت کی قوت تسخیر، بقول علامہ اقبال مرحوم ؎

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم   جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(اقتباس از : استحکام پاکستان، مولف : ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایٹمی دھماکہ.... ہماری منزل؟

انتہاپسند ہندو جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے امن و آشتی کے سمبل گوتم بدھ کے جنم دن پر راجستھان میں پوکھران کے مقام پر بیک وقت ایٹم' نیوٹران اور ہائیڈروجن بم کے دھماکے کرکے اپنے ایجنڈے پر انتہائی جارحانہ انداز میں عملدرآمد شروع کر دیا ہے' علاوہ ازیں پرتھوی' اگنی اور آکاش سے زیادہ پیچیدہ میزائل ترشول کا تجربہ بھی اسی روز کر ڈالا۔ ایک ہی روز میں اتنے جارحانہ اقدامات کا اٹھایا جانا واضح کرتا ہے کہ بی جے پی اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کے لئے کس حد تک آگے جاسکتی ہے۔ قارئین ندائے خلافت کے یقیناً علم میں ہوگا کہ آزاد کشمیر پر حملہ کرنا اور بھارت میں کامن سول کوڈ کا قیام بھی بی جے پی کے منشور کا حصہ ہے۔ امریکہ اور یورپ جو گزشتہ بیس پچیس برس سے ایٹمی ٹیکنالوجی کے عدم پھیلاؤ اور ایٹمی تجربات سے گریز کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست قرار دیتے ہیں' نے خاصی ہاہاکار مچائی ہوئی ہے لیکن بھارت نے ہر قسم کے عالمی احتجاج کو بری طرح مسترد کر دیا اور خاص طور پر امریکہ کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ اپنے کام سے کام رکھے۔

بھارت کے وزیراعظم نے خود پریس کانفرنس کے ذریعے ان دھماکوں کا اعلان کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ بھارت کو چھٹی عالمی قوت تسلیم کیا جائے۔ ظاہر ہے بھارت کے جارحانہ فیصلے سے اس کا قریب ترین ہمسایہ ملک پاکستان ہے جس سے گزشتہ نصف صدی میں اس کی تین جنگیں ہو چکی ہیں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور اس نے ان ایٹمی دھماکوں کو اپنی سلامتی کے خلاف سنگین ترین خطرہ قرار دیا ہے۔

امریکہ نے اگرچہ بھارت کے خلاف اپنے ملکی قوانین کے مطابق سخت ترین اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کا اعلان کر دیا ہے لیکن ہم نے آغاز ہی میں یہ رائے قائم کرلی تھی کہ امریکہ کا بھارتی ایٹمی دھماکوں کے خلاف واویلا اور اقتصادی پابندیاں محض نمائشی ہیں اور بھارت کے اس جارحانہ اقدام کو امریکی آشیرباد حاصل ہے۔ اب وقت گزرنے کے ساتھ اکثر مبصرین پر یہ بات عیاں ہوگئی ہے کہ اس معاملے میں امریکہ بھارت کی پشت پر ہے اور اس کا اصل مقصد نیو ورلڈ آرڈر کے حوالہ سے بھارت کو علاقے کا تھانیدار اور پاکستان کو اس کی طفیلی ریاست بنا کر چین کے خلاف دونوں ممالک کا متحدہ بلاک بنانا ہے۔ ماضی قریب میں پاک بھارت مذاکرات' مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی کوشش' سیاچین پر معاہدہ اور دونوں ممالک میں باہمی تنازعات کو ایک طرف رکھ کر باہمی تجارت اور دوستی کرانے کی جو کوششیں کی گئیں تھیں ان کا اصل مقصد بھی یہی تھا کہ چین کے خلاف پاک بھارت مشترکہ محاذ قائم کیا جائے۔ لیکن بھارت چونکہ مسئلہ کشمیر کے معاملے میں کسی قسم کی رعایت دینے کے لئے تیار نہیں تھا جس سے پاکستان کی اشک شوئی کی جاسکتی۔ امریکہ بھارت سے وابستہ اپنے تجارتی مفادات ترک نہیں کر سکتا تھا کیونکہ سیاسی حوالہ سے بھارت کی حمایت اور تائید نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کے لئے ناگزیر تھی۔ لہٰذا امریکہ بھارتی وکٹ پر کھیلنے پر مجبور ہوا اور اس نے پاکستان اور اس کے مفادات کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے جنوبی ایشیاء میں اپنے اہداف کے حصول کی خاطر بھارتی ڈکٹیشن کو قبول کرلیا۔ آثار و قرائن بتاتے ہیں کہ امریکہ کا فیصلہ یہ ہے کہ اگر پاکستان بھارت کی طفیلی ریاست بن کر چین کے خلاف مشترکہ بلاک بنانے پر بخوشی رضامند نہ ہو تو اسے اس کام کے لئے زبردستی گھسیٹا جائے گا۔ اِس ڈرامے کا آغاز اس وقت ہوا جب بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنینڈس نے کھلم کھلا یہ اعلان کیا کہ ہمارا اصل اور نمبر ایک دشمن چین ہے' ہمیں اپنی دفاعی تیاریاں چین کی قوت کو مدنظر رکھ کر کرنا ہوں گی۔

امریکی صدر کے ایلچی بل رچرڈسن جن کے جنوبی ایشیا کے دورے کا مقصد کچھ اور ظاہر کیا گیا تھا لیکن وہ اس وقت پاکستان کی توجہ بڑی کامیابی سے افغان مسئلہ کی طرف موڑ گئے تھے' اصلاً بھارت سے معاملات کو آخری شکل دینے کے لئے آئے تھے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ امریکہ اپنی قولی و عملی قوتیں اپنے ملکی قوانین کے مجرم بھارت کو سزا دینے پر صرف کرنے کی بجائے پاکستان کو دھماکہ کرنے سے روکنے پر صرف کر رہا ہے۔ دھماکہ نہ کرنے کی صورت میں ہمیں سنہری زنجیروں میں جکڑنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ شنید یہ ہے کہ پرکشش اقتصادی پیکج دیا گیا ہے' فوری طور پر ایف ۱۶ کی ڈلیوری دے دی جائے گی' ایٹمی چھتری مہیا کی جائے گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کو امریکہ کے سرکاری دورے کی دعوت مل جائے گی۔ دھماکہ کرنے کی صورت میں سنگین ترین اقتصادی پابندیوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ ایک مصری اخبار کے مطابق اسرائیل کے ذریعے فضائی حملے اور میزائلوں کی بارش کرنے کی دھمکی بھی دی گئی ہے۔ دھماکہ نہ کرنے کی صورت میں کیا صورت حال درپیش ہوگی اور دھماکہ کے بعد کن مسائل کا سامنا کرنا ہوگا؟ اس صورتحال پر ہم اپنی رائے دینے کی بجائے خارجہ امور کے ماہر ریٹائرڈ بیوروکریٹ جناب آغا شاہی کے خیالات کو نقل کر رہے ہیں' انہوں نے دونوں صورتوں میں نکلنے والے نتائج کو بہتر طور پر مرتب کر کے پیش کیا ہے:

"پاکستان کے لئے اب بہت بڑا سوالیہ نشان یہ ہے کہ وہ واقعات کے اس رخ پر کیا ردعمل ظاہر کرے' اگر وہ اس مغربی سٹرٹیجی کا حصہ بنتا ہے تو اسے بعض بڑی بڑی قیمتیں ادا کرنی پڑتی ہیں:

۱۔ چین سے قریبی دوستی میں کمی اور سردمہری اور اس کے نہایت اہم وسیع الاطراف نقصانات اور نتائج

۲۔ کشمیر اور اپنے جوہری پروگرام کے مسائل پر تباہ کن لچک کا مظاہرہ

۳۔ بھارتی مدار (Orbit) میں نسبتاً غیر اہم سیارے کی حیثیت سے داخل ہونا

۴۔ اپنے اسلامی' وسط ایشیائی اور مشرق وسطیٰ کے حوالے سے بننے والے تشخص سے دوری اور جنوبی ایشیا بلکہ نئی دہلی کو اپنا نیا مرکز ثقل تسلیم کرنا اور یوں بھارت کے اس قدیمی اعتراض کو رفع کرنا کہ پاکستان برصغیر سے

زیادہ رہنمائی، تعاون اور اشتراک عمل کیلئے برصغیر سے باہر دیکھتا ہے۔

۵۔ کچھ عرصہ کے بعد ان واقعات کا منطقی نتیجہ یہ نکلے گا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تمام میدانوں میں قریبی تعاون کے دروازے کھل جائیں گے اور اس ذہنیت کو اور تقویت ملے گی کہ برصغیر کی تقسیم غیر ضروری تھی۔

۶۔ اگلا قدم برصغیر میں ایک کنفیڈریشن کے قیام کے مطالبہ کی صورت میں سامنے آئے گا بلکہ عملاً تقسیم کو کالعدم کرنے کی بات شروع ہو جائے گی اور اس میں حالات کا جبر بھی وزن پیدا کردے گا۔

یہ وہ چھ نتائج ہیں جو مغربی اور بھارتی سٹرٹیجی سے اتفاق کرنے اور اس کا حصہ بننے سے لازماً مرتب ہوں گے۔ لیکن اگر پاکستان اس لائحہ عمل کو اختیار کرنے سے انکار کرتا ہے تو کچھ دوسرے نتائج مرتب ہو کر رہیں گے:

۱۔ جونہی پاکستان جوہری دھماکہ کرے گا اس پر سخت تر پابندیاں عائد کردی جائیں گی۔

۲۔ پاکستان کی معیشت ایک بہت بڑے بحران سے دوچار ہو جائے گی جو بہت جلد ہمیں "ڈیفالٹر" قرار دینے پر منتج ہو سکے گا۔

۳۔ خدانخواستہ اگر ہم نادہندہ قرار پاگئے تو اس کے انتہائی مہلک اثرات سیاسی، اقتصادی اور دفاعی میدانوں میں پڑیں گے اور ہماری داخلی مشکلات میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

۴۔ چین سے ہماری دوستی قائم رہے گی لیکن ہم جن ہمہ جہتی مشکلات کی گرفت میں آجائیں گے چین ہمیں ان سے نکالنے کے لئے بس ایک محدود کردار ہی ادا کرسکے گا۔

۵۔ پاکستان کو خطے میں اور عالمی سطح پر لیبیا، شام، عراق، سوڈان اور ایران کی طرح یک و تنہا کرنے کا پورا اہتمام کیا جائے گا اور مسائل کا ایک ہجوم ہمیں چاروں طرف سے گھیر لے گا۔ یہ وہ پانچ نتائج ہیں جو دوسرا لائحہ عمل اختیار کرنے سے مرتب ہونا یقینی ہیں۔

اب یہ بات واضح ہے کہ ہمارے لئے دوسرا راستہ ہی باعزت راستہ ہے یا کم از کم ہم اسے موجودہ مشکل صورت حال میں "اہون البلیتین" یعنی کم تر برائی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اس راستے پر عزم و استقامت کے ساتھ چلنے اور اس کے پیدا کردہ چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جس معیار کی قومی قیادت کی ضرورت ہے اور جس نوعیت کے داخلی سیاسی اور اقتصادی حالات درکار ہیں، آیا وہ ہمیں دستیاب ہیں؟ یہ ہے وہ سوال جس پر ہمیں بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔"

ہماری رائے میں ہر محب وطن اور باغیرت پاکستانی دوسرے راستے کو اختیار کرنے کے حق میں ہوگا اس لئے کہ باعزت زندگی گزارنے کا واحد راستہ یہی ہے۔ جہاں تک اقتصادی پابندیوں سے مشکلات پیدا ہونے اور سختیاں جھیلنے کا تعلق ہے تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوم اس وقت تک اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی، ہم خود کفالت کی منزل کو کبھی نہیں پاسکتے جب تک غیر ملکی "ایڈ" کا نشہ نہیں چھوٹتا۔ شروع میں قدم ڈگمگائیں گے ضرور لیکن اگر ہم استقامت سے ڈٹے رہے اور ہر چہ بادا باد کے انداز میں کشتیاں جلا کر میدان میں کود پڑے تو پھر ہم ان شاءاللہ ہمیشہ ہمیش کے لئے غلامی کے طوق کو گردن سے اتار پھینکنے میں کامیاب ہو گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ استقامت سے ڈٹے رہنا محض جذبے کی بنیاد پر یا خالی خولی نعروں سے ممکن ہوگا، ہرگز ہرگز نہیں یہ محض بچگانہ سوچ ہوگی، اس کے لئے انقلابی قدم اٹھانا ہوگا، ہمیں اپنی اصل کی طرف لوٹنا ہوگا۔

تاریخ کا ہر طالب علم اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہے کہ زمینی حقائق کے مطابق پاکستان کا قیام ممکن نہیں تھا، یہ ظاہراً قائداعظم اور مسلم لیگ کی کوششوں سے اور حقیقتاً مشیت الٰہی سے وجود میں آیا۔ ان تمام واقعات کو ذہن میں لائیں جو ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۷ء کے درمیان وقوع پذیر ہوئے تو پاکستان کا قیام یقیناً ایک معجزہ محسوس ہوتا ہے۔ ۱۹۴۰ء میں منظور ہونے والی قرارداد جسے آج ہم قرارداد پاکستان کہتے ہیں، اس میں پاکستان کا لفظ بھی استعمال نہیں ہوا تھا بلکہ "مسلم ریاستوں" کا ذکر تھا۔ یہ سب کچھ اس لئے ممکن ہوا کہ ہم نے کہا تھا پاکستان کا مطلب کیا "لا الٰہ الا اللہ"۔ اے اللہ ہمیں زمین کا ایک ٹکڑا عطا کردے ہم اس پر تیرے پسندیدہ دین اسلام کو بحیثیت نظام زندگی نافذ کریں گے۔ اللہ نے اپنی سنت کے مطابق ہماری درخواست کو قبول کیا اور ہمیں ہر نوع کی دنیوی نعمتوں سے بھی نوازا لیکن ہم نے بدعہدی کی، اعراض برتا اور پیٹھ موڑ لی۔ سزا کے طور پر ذلت و مسکنت ہم پر مسلط کردی گئی۔ لیکن مہلت ابھی ختم نہیں ہوئی، ابھی موقع ہے اگر ہم اللہ کی حاکمیت حقیقتاً اور عملاً قبول کرلیں، سنت رسولؐ کی پیروی کو مقصد حیات بنالیں اور ایسا انفرادی اور اجتماعی سطح پر بھی ہو تو زمین پر اللہ کے نائب کی حیثیت سے اس کے احکامات کی پابندی کرانا ہمارا حق ہوگا۔ اگرچہ ایٹمی دھماکہ ہماری ناگزیر ضرورت ہونے کے باوجود ہماری منزل نہیں ہے۔ یقیناً اس وقت ایٹمی دھماکہ کرنا خطے میں عزت و آبرو کی زندگی گزارنے کے لئے ناگزیر ہے لیکن اس سے پیدا ہونے والی مشکلات کا سامان کرنا پاکستان کو حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بنائے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا ہم عوام اور خواص دونوں سے انتہائی خلوص اور دردمندی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سنجیدگی سے سوچیں کہ ان کی نجات کا واحد راستہ یعنی اسلامی نظام کا قیام کیونکر ممکن ہے!! ہمیں اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا۔ ہمیں اس حوالہ سے بھی لازماً غور کرنا ہوگا کہ جس ملک کی ۹۵ فیصد سے زائد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہو اس ملک میں بھی اسلام بحیثیت نظام زندگی اگر نافذ نہیں ہوتا اور ملک پر کافرانہ نظام ہی مسلط رہتا ہے تو مجرم کون ہوگا، پکڑ کسی کی ہوگی؟؟

ایک کمپیوٹر ڈسک (CD) میں پورے قرآن کا ترجمہ بمع مختصر تشریح!

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ

کی آواز میں قرآن مجید کی مختصر و جامع تشریح پر مبنی

دورۂ ترجمہ قرآن---Compact Disk

تیار کرلی گئی ہے، ہدیہ-/175 روپے

نوٹ: یہ کمپیوٹر ڈسک امسال ماہ رمضان میں کراچی میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل ہے۔

رابطہ: شعبہ سمع و بصر قرآن اکیڈمی

36-K ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون: 3-5869501 فیکس: 5834000

حلقہ پنجاب شرقی لاہور کے رفقاء کا وزیر اعظم میاں نواز شریف کی رہائش گاہ پر پرامن مظاہرہ

"اک عرض تمنا ہے سو وہ ہم کرتے رہیں گے!"

(مرتب : نعیم اختر عدنان)

"ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق' امیر حلقہ پنجاب شرقی لاہور پروفیسر فیاض حکیم اور نائب ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر عدنان پر مشتمل تین رکنی وفد نے اسلامائزیشن کے حوالے سے یادداشت پیش کی"

میاں محمد نواز شریف بقول محترمہ بے نظیر بھٹو "لاہور" کے وزیر اعظم ہیں۔ ہر اتوار کو ماڈل ٹاؤن میں اپنی رہائش گاہ پر "کھلی کچہری" منعقد کرتے ہیں جس میں "نظام ظلم" کے ہاتھوں مجبور و مقہور اور سادہ لوح خواتین و حضرات اپنے مسائل کے حل کیلئے دھاوا بولتے ہیں۔

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی لاہور کے امیر جناب فیاض حکیم نے حلقہ کے رفقاء کو اس کھلی کچہری میں "حاضری" کا موقع یوں عنایت کیا کہ قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے مطالبے کے حق میں رائے عامہ کو بیدار کرنے اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو بار دگر' ان کا دینی و آئینی فریضہ یاد دلانے کیلئے 26/اپریل 98ء بروز اتوار صبح 9 بجے حلقہ لاہور کے رفقاء کا مظاہرہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ بینرز اور ٹی بورڈز سے "مسلح" تنظیم اسلامی کے مجاہدوں کے پرامن مظاہرہ کا آغاز اتفاق ہسپتال بس سٹاپ سے ہوا۔ ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق' امیر حلقہ فیاض حکیم' لاہور وسطی کے امیر عمران چشتی' لاہور چھاؤنی کے امیر محمد وسیم' لاہور شمالی کے امیر اقبال حسین' لاہور جنوبی کے امیر غازی محمد وقاص اور لاہور غربی کے امیر حافظ علاؤالدین کی پیش قدمی میں رفقاء نے وزیر اعظم کی رہائش گاہ کی جانب مارچ کیا۔ وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر مظلوم اور بدقسمت عوام کا "میلہ" لگا ہوا تھا۔ "کھلی کچہری" پر مامور انتظامیہ کے اعلیٰ اہلکار تنظیم اسلامی کے رفقاء کے استقبال کے لئے کمال پھرتی سے "تشریف" لے آئے۔ ایک پولیس آفیسر نے جو تنظیم اسلامی کے "پرامن مظاہروں" کے سٹائل سے خوب واقف معلوم ہوتا تھا کہنے لگا "آپ لوگ ایک وفد تشکیل دیں' آپ کی ملاقات وزیر اعظم نواز شریف سے کرادی جائے گی"۔ چنانچہ تنظیم اسلامی کے امیر حلقہ نے ایک وفد تشکیل دیا۔ وفد کی صدارت جناب ناظم اعلیٰ عبدالرزاق نے کی جبکہ دیگر ارکان میں امیر حلقہ پروفیسر فیاض حکیم اور ناظم نشرو اشاعت نعیم اختر عدنان شامل تھے۔ میجر خاور قیوم ہمارے دیرینہ رفیق ہیں جو ان دنوں وزیر اعظم کی رہائش گاہ پر چیف سیکورٹی آفیسر کے فرائض ادا کر رہے ہیں' نے تنظیم کے وفد کو وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے اندر پہنچا دیا جہاں "کھلی کچہری" منعقد ہوتی ہے۔ چند منٹوں کے انتظار کے بعد وزیر اعظم میاں نواز شریف پارٹی کارکنوں سے داد تحسین وصول کرنے اور ان کے "مسائل" کے حل کے لئے تشریف لے آئے۔ تنظیم اسلامی کے وفد نے وزیر اعظم کو ایک یادداشت پیش کی جس میں قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے لئے ضروری آئینی ترامیم کرنے اور سودی نظام کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ تنظیم اسلامی کی جانب سے قرآن و سنت کی بالادستی کی یہ مہم "اِک طرز تغافل ہے سو وہ ان کو مبارک' اِک عرض تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے" کا عملی نمونہ ہے۔

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے اس مظاہرہ میں بینرز اور ٹی بورڈ پر درج ذیل عبارات درج تھیں۔

☆ شریعت کا نفاذ نعروں سے نہیں بلکہ جرأت مومنانہ سے ہو گا۔

☆ جو رب کا غدار ہے' وہ عذاب کا حقدار ہے۔

☆ شریعت محمدی کا نفاذ عزت و اقتدار کی کلید ہے۔

☆ نظریہ پاکستان کے عملی نفاذ ہی سے پاکستان کو دشمن سے محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔

☆ نفاذ شریعت کے معاملے میں ٹال مٹول ختم کرو۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی رہائش گاہ پر "کھلی کچہری" کے دوران حلقہ لاہور کے رفقاء قرآن و سنت کو ملک کا سپریم لاء بنانے کے لئے پرامن مظاہرہ کرتے ہوئے

☆ نفاذ شریعت میاں نواز شریعت کا وعدہ ہے "بے شک عہد کے بارے میں سوال ہو گا"۔
☆ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔
☆ پاکستان کیا ہے اسلام کے بغیر، جیسے کوئی جسم ہو روح کے بغیر
☆ We are Fundamentalist but not Terrorist

وزیر اعظم سے تنظیم اسلامی کے وفد کی ملاقات کے بعد رفقاء منظم انداز میں آغاز مظاہرہ کی جگہ پر واپس پہنچے۔ جناب ناظم اعلیٰ نے رفقاء حلقہ کو اس کامیاب مظاہرہ پر مبارک باد دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس پر خلوص سعی و جہد کو شرف قبول عطا فرما کر اسے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا ذریعہ بنا دے۔ اگلے روز کے اخبارات کے لئے راقم کا تیار کردہ پریس ریلیز تقریباً تمام قومی اخبارات نے باتصویر کوریج کے ساتھ شائع کیا۔

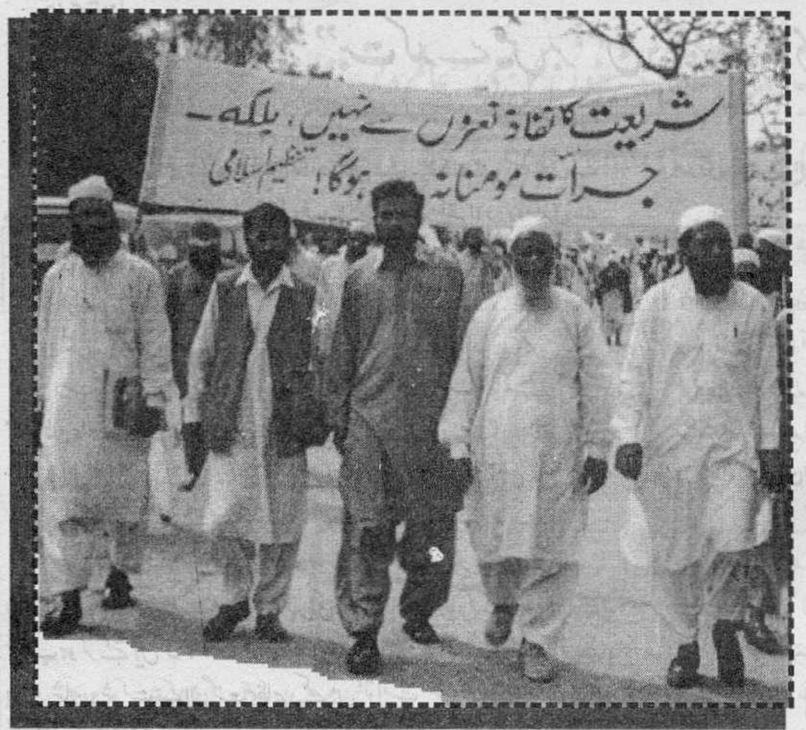

جناب عبدالرزاق، محترم فیاض حکیم، جناب محمد وسیم، ابوالمہتاب اور نعیم اختر عدنان نمایاں ہیں

اطلاعات و اعلانات

خصوصی تربیت گاہ ملتزم رفقاء

شعبہ تربیت کے زیر اہتمام تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر 67۔ اے، علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور میں ۲۱ تا ۲۷ مئی خصوصی تربیت گاہ برائے ملتزم رفقاء منعقد ہو گی۔

☆ ☆ ☆

حلقہ پنجاب شرقی لاہور کا دو روزہ پروگرام برائے ساہیوال

تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شرقی لاہور کے زیر اہتمام جناب محمد اشرف وصی کی قیادت میں دو روزہ پروگرام برائے ساہیوال روانہ ہو رہا ہے۔ شرکت کے خواہش مند رفقاء ۲۲ مئی بعد نماز عشاء گڑھی شاہو لاہور پہنچ جائیں۔ روانگی بعد نماز فجر ۲۳ مئی کو ہو گی۔

امیروں کے اللے تللے

(اخذ و ترجمہ : سردار اعوان)

بے نظیر بھٹو صاحبہ نے پہلی دفعہ پاکستان کی وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا تو انہوں نے اس عہدے کے شایان شان قیمتی ہوائی جہازوں کی خریداری پر خصوصی توجہ دی۔ چنانچہ اس وقت وزیر اعظم کا بیڑہ چار وی آئی پی ہوائی جہازوں، جن میں ایک ایف ۔ ۲۷ فوکر، ایک ڈی ۔ اے ۲۰ فالکن، ایک بوئنگ ۷۰۷ اور بوئنگ ۷۳۷ پر مشتمل تھا۔ یہ بیڑہ اُن ہوائی جہازوں کے علاوہ ہے جو پی آئی اے، پی اے ایف اور آرمی میں وی آئی پی پروازوں کے لئے مخصوص تھے۔ بے نظیر صاحبہ اپنے دور میں ایک بوئنگ ۷۴۷ جمبو جیٹ کا مزید اضافہ فرمانا چاہتی تھیں مگر ان کی حکومت جاتی رہی۔ اب اطلاع ہے کہ موجودہ حکومت اس کی جگہ بوئنگ ۷۷۷ خریدنا چاہتی ہے۔

اگرچہ تمام صوبائی دارالحکومت آپس میں معمول کی ہوائی پروازوں کے ذریعے منسلک ہیں مگر اس کے باوجود مختلف صوبائی سربراہان کیلئے انتہائی جدید ایگزیکٹو ہوائی جہاز موجود ہیں جو ان سربراہوں، ان کے خاندان کے افراد اور دوست احباب کے استعمال میں رہتے ہیں۔ واپڈا، جس کے دیوالیہ ہونے کی روز خبریں آرہی ہیں، کے ایگزیکٹوز کیلئے سیسنا ۴۴۱ اور سیسنا ۴۰۲ موجود ہے۔ آرمی کا اپنا الگ بیڑا وی آئی پی افراد کیلئے موجود ہے جبکہ آرمی چیف زیادہ تر اپنا ایک الگ جہاز استعمال کرتے ہیں۔ نیوی نے بھی ایک ایف ۔ ۲۷ فوکر کو وی آئی پی جہاز کے طور پر تبدیل کر رکھا ہے۔

ان جہازوں کی لاگت تو جو ہے سو ہے۔ ان کی دیکھ بھال کے اخراجات بھی ہوش اڑا دینے کیلئے کافی ہے۔ لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ ان کا کوئی سرکاری حساب کتاب نہیں، مفت کے مزے ہیں۔ ملک اگر معاشی دیوالیہ پن سے دوچار ہے تو غریبوں کیلئے ہے، امیروں کے لئے نہیں۔

(ڈان، ۵ مئی ۹۸ء)

اعتذار

ندائے خلافت کے گزشتہ شمارے میں "How owns Pakistan" کی بجائے کتاب کا نام سہوا "اکنامک جرنلسٹ" شائع ہو گیا تھا، جس پر ادارہ معذرت خواہ ہے۔

''بت کدے میں برہمن کی پختہ زُناری بھی دیکھ!''

(تحریر : نعیم اختر عدنان)

ملت اسلامیہ برصغیر کے ہدی خواں علامہ اقبال نے اپنے کلام میں مسلمانوں کے ماضی' حال اور مستقبل کے احوال و ظروف کا نقشہ بڑے سلیقہ اور دردمندی کے ساتھ کھینچا ہے۔ حکیم الامت کی اس تصویر کشی میں عرب و عجم کی تفریق کے بغیر ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

پوری امت مسلمہ شامل ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی مشہور کتاب ''بانگ درا'' میں مسلمانان عالم کی ناگفتہ بہ حالت بڑے دلدوز انداز سے بیان کی ہے چنانچہ علامہ ''غرۂ شوال یاہلال عید'' کے عنوان سے اپنی اس معرکۃ الآراء نظم میں فرماتے ہیں کہ ؎

سرگزشت ملت بیضا کا تو آئینہ ہے
اے مہ نو! ہم کو تجھ سے الفت دیرینہ ہے

علامہ اقبال اُمت محمد ﷺ کے عروج و اقبال کی داستان پارینہ کو یاد کر کے ہلال عید سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ : اے قمر! تو ملت بیضا کے ماضی سے خوب آگاہ ہے' تو نے ہماری شان و شوکت کے ان گنت مظاہر دیکھے ہیں' تو امت مسلمہ کے شاندار کردار کا گواہ و امین ہے' مگر آج وہی امت پورے عالم میں ''سود فراموش اور زیاں کار'' بن کر برباد اور بے خانماں ہو چکی ہے۔ وہ امت جس نے قافلۂ انسانیت کی رہنمائی کی تھی اور اسے صراط مستقیم پر گامزن کیا تھا' آج بے لنگر جہاز اور کٹی پتنگ کی مانند بے رحم موجوں اور تند و تیز ہواؤں کے حوالے ہو چکی ہے۔ علامہ اس عظیم امت کا حال دیکھنے کی دعوت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ؎

اوج گردوں سے ذرا دنیا کی بستی دیکھ لے
اپنی رفعت سے ہمارے گھر کی پستی دیکھ لے!

شاعر اسلام ایک مفکر و حکیم کی حیثیت سے اپنی ملت کو درپیش حالات سے سخت نالاں' دل گرفتہ و افسردہ ہیں۔ اقبال شکوہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

قافلے دیکھ اور ان کی برق رفتاری بھی دیکھ
رہرو درماندہ کی منزل سے بیزاری بھی دیکھ
دیکھ کر تجھ کو افق پر ہم لٹاتے تھے گہر
اے تہی ساغر! ہماری آج ناداری بھی دیکھ
فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
اپنی آزادی بھی دیکھ ' ان کی گرفتاری بھی دیکھ

سرزمین حرم کے فرمانروا خود کو خادم الحرمین الشریفین کہلاتے ہیں' انہیں حرم کعبہ و حرم نبویؐ کا امین ہونے کے ناطے پوری امت مسلمہ کی قیادت کا عظیم فریضہ ادا کرنا چاہئے تھا' مگر انہوں نے اہل کفر ہی سے نہیں بلکہ ''ائمۃُ الکفرِ'' سے ''یارانہ اور دوستانہ'' قائم کر رکھا ہے۔

نصف صدی قبل پاکستان کا قیام اس لئے عمل میں آیا تھا کہ یہاں اسلام کے عادلانہ نظام کو عملاً رائج کر کے اسے اسلام کا قلعہ بنایا جائے گا' مگر ملت اسلامیہ پاکستان کی قیادت و سیادت نے ملک و قوم کو آج تک اپنی منزل مراد تک پہنچنے سے روک رکھا ہے۔ ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا یہ عظیم ملک آزادی کے ۲۴ سال بعد ہی اپنوں کی بے وفائی سے دولخت ہو گیا مگر ہمارے لیل و نہار اس سانحہ کے بعد بھی وہی رہے اور نصف صدی کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد بھی ہماری حالت ؎

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

کا ہی مصداق ہے۔

اہل پاکستان آج صوبائی' لسانی اور مذہبی تعصبات کی دلدل میں پھنس کر اور مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہو کر ایک قوم کے تصور اور نظریئے کو کب کا پاش پاش کر چکے ہیں۔ ایک خدا' ایک نبیؐ' ایک کتاب پر ایمان رکھنے والی امت واحدہ منتشر و متفرق ہو کر علامہ کے اِن اشعار کا عملی نمونہ بن چکی ہے ؎

دیکھ مسجد میں شکست رشتہ تسبیح شیخ
بت کدے میں برہمن کی پختہ زناری بھی دیکھ
کافروں کی مسلم آئینی کا بھی نظارہ کر
اور اپنے مسلموں کی مسلم آزاری بھی دیکھ
بارش سنگ حوادث کا تماشائی بھی ہو
امت مرحوم کی آئینہ دیواری بھی دیکھ
ہاں ' تملق پیشگی دیکھ آبرو والوں کی تو
اور جو بے آبرو تھے ان کی خودداری بھی دیکھ
جس کو ہم نے آشنا لطف تکلم سے کیا
اس حریف بے زبان کی گرم گفتاری بھی دیکھ

علامہ کی اس بصیرت افروز نظم میں یوں تو پوری ملت اسلامیہ کی نقشہ کشی نظر آ رہی ہے مگر اس میں برصغیر کے مسلمانوں کی حالت زار بطور خاص نمایاں ہے۔ وہ ہندو جس پر ہمارے اسلاف نے دس صدیوں سے زائد عرصہ تک حکمرانی کی تھی' وہ صنم کدہ جس پر غزنوی' غوری' لودھی اور ابدالی جیسے مجاہدوں کے مضبوط قدموں اور کارناموں کے نشانات ثبت ہیں۔ آج اسی خطہ میں بسنے والی گاؤماتا کی پجاری قوم نے تمام تر مخالفت کے باوجود حالیہ ایٹمی دھماکوں کے ذریعے پوری دنیا کو اپنے وحشیانہ عزائم سے لرزہ براندام کر دیا ہے مگر عالمی طاقتیں ایٹمی طاقت کے نشے میں بدمست بھارت کو پوچھ لینے کی بجائے پاکستان کو ''قابو'' کرنے کی فکر میں ہیں۔ ملت اسلامیہ کا قافلہ سخت جاں کونسی وادی اور کس منزل میں ہے۔ اس کے بارے میں علامہ ہی فرماتے ہیں ؎

ساز عشرت کی صدا مغرب کے ایوانوں میں سن
اور ایران میں ذرا ماتم کی تیاری بھی دیکھ
چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

آیئے! اپنے وطن کو اسلام کا گہوارہ' دنیا کی رہنمائی اور ایک لائٹ ہاؤس کے قالب میں ڈھالنے کے لئے اپنا سب کچھ لگانے اور کھپانے کا عہد کریں۔ اگر اب بھی ہم نے وطن کی حفاظت اور نظریۂ پاکستان کی تکمیل اور دین کی سربلندی کے لئے جدوجہد سے گریز و انحراف کیا تو ہم اس شعر کا مصداق بن جائیں گے کہ ؎

صورت آئینہ سب کچھ دیکھ اور خاموش رہ
شورش امروز میں محو سرود دوش رہ

طالبان حکومت کا مخالف شمالی اتحاد کمیونسٹوں کو بھی "عالم دین" قرار دیتا ہے!

افغان سفیر کو امیر محترم کی کتاب "منہج انقلاب نبویؐ" کے تمام مباحث "ازبر" تھے

ناظم حلقہ پنجاب شمالی جناب شمس الحق اعوان کی افغان سفیر مولانا عبدالحکیم مجاہد سے ملاقات

امیر حلقہ سرحد محترم میجر (ر) فتح محمد صاحب نے چند خطوط ان ذمہ داران کو لکھے جنہوں نے دورۂ افغانستان میں ہماری پذیرائی کی اور ہمیں شرف ملاقات سے نوازا۔ انہوں نے یہ خطوط راقم کو بھی ارسال کر دیئے تاکہ راقم انہیں افغان سفارت خانے پہنچا دے۔ راقم ۴/ مئی کو افغان سفارت خانے گیا' سفارت خانہ کے کچھ اہل کاروں سے شناسائی کی بدولت افغان سفیر صاحب سے ملاقات کا موقع مل گیا۔ سلام دعا کے بعد جو گفتگو ہوئی اسے ندائے خلافت کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

افغان سفیر مولانا عبدالحکیم مجاہد نے کہا کہ میں نے محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی بہت ساری کتب کا مطالعہ کیا ہے ان میں منہج انقلاب نبویؐ مجھے اچھی طرح ازبر ہے۔ پھر انہوں نے ترتیب وار مراحل گنوائے' ان کا انداز بیان واقعی ایسا تھا کہ مجھے شرم سی محسوس ہونے لگی کہ ہمارے بعض ملتزم رفقاء بھی منہج انقلاب نبویؐ کو اس طرح بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تقریباً اب تمام مراحل طے کر لئے ہیں اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں استحکام کے لئے سکون میسر ہو۔ راقم نے سوال کیا کہ اس ضمن میں تنظیم اسلامی آپ کی کیا مدد کر سکتی ہے؟ اس پر انہوں نے کہا کہ ہمیں دو باتوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ ہمیں بتایا جائے کہ دور حاضر میں Politico-Socio-Economic سسٹم کیا ہے؟ اور افغانستان کے خاص پس منظر میں ہمارا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے؟۔ ہمیں علماء کی دعاؤں اور رہنمائی کی ضرورت ہے' اگر ہم صحیح سمت سے ہٹ گئے تو ایسا نہ ہو کہ ہماری ساری محنت ضائع چلی جائے اور اسلام کے نظام عدل و قسط کا خواب ادھورا رہ جائے۔ راقم نے بتایا کہ دورۂ افغانستان کے دوران ہم محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی چند کتب جن کا فارسی اور پشتو میں ترجمہ کیا گیا تھا ہمراہ لے گئے تھے اور وہاں کے ارباب حل و عقد کو پیش بھی کی تھی' جو انہوں نے بخوشی قبول فرما لیں۔ راقم نے افغانستان کے پس منظر کے حوالے سے "خراسان" کا ذکر کیا جہاں سے احیائے اسلام کی تحریک نہ صرف جنم لے گی بلکہ مشرق اور مغرب کو بھی قوت فراہم کرے گی۔ ان احادیث نبویہ کو امیر محترم نے بڑی شد و مد کے ساتھ عوام و خواص کے سامنے پیش کیا ہے جن میں یہ حقائق بیان کئے گئے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم مجاہد نے ان تمام کتب کے مطالعہ کی خواہش کا اظہار کیا۔

۲۔ دوسری ضرورت انہوں نے یہ بیان کی کہ ہمارے پاس ذرائع ابلاغ کی کمی ہے۔ تمام ذرائع ابلاغ پر یہود کا قبضہ ہے وہ افغانستان کی خبروں پر تعصب کا رنگ چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی کہ افغانستان کے اندر اسلامی کوششوں کی پاکستان میں تشہیر کی جائے اور عوام کو اصل حقائق سے روشناس کرایا جائے جس پر راقم نے کہا کہ ہمارا پہلے ہی سے یہ فیصلہ ہے کہ ہم ضرب مومن یا دیگر ذرائع سے جو خبر بھی ہمیں موصول ہو گی اسے ندائے خلافت میں شائع کریں گے' ہم اس پر عمل بھی کر رہے ہیں۔ دورۂ افغانستان کے تاثرات راقم نے خود کئی فورموں (Forums) میں بیان کئے اور وہ اخبارات کی زینت بھی بنے۔ مثلاً پریس کلب راولپنڈی' اخوت اکیڈمی اسلام آباد۔ ایک غیر سرکاری تنظیم کے سامنے اس پر افغان سفیر نے خوشی کا اظہار کیا۔ امن و امان کے حوالے سے انہوں نے کافی باتیں بیان کی جنہیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے تھے البتہ ایک بات انہوں نے ایسی بتائی جس کا راقم کو علم نہ تھا وہ یہ کہ کوئی افغان باشندہ اگر پاکستان میں جرم کرتا ہے تو اس کی رپورٹ افغانستان میں درج ہوتی ہے' جونہی وہ افغانستان کی حدود میں داخل ہوتا ہے اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ FIR درج ہونے کے بعد خود ہی پیش ہو چکے ہیں اور مقدمات کا سامنا کر چکے ہیں چونکہ وہاں کیس کا فیصلہ دنوں بلکہ بعض اوقات گھنٹوں میں ہو جاتا ہے لہٰذا کسی کو پریشانی نہیں ہوتی۔

آخری سوال راقم نے شمالی اتحاد سے مذاکرات کے حوالے سے کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے تو شمالی اتحاد کی تقریباً تمام تجاویز قبول کر لیں تھیں مگر انہوں نے ہمیشہ لیت و لعل سے کام لیا اور مذاکرات کو سبوتاژ کیا۔ ہم نے علماء کی "تعریف" پر بھی پسپائی اختیار کی اور ان کی تعریف کو تسلیم کیا حالانکہ وہ کمیونسٹوں کو بھی عالم دین قرار دے رہے تھے۔ ہم نے پچاس فیصد نمائندگی کو بھی تسلیم کیا حالانکہ ۸۰ فیصد علاقہ ہمارے کنٹرول میں ہے۔ بعد میں انہوں نے مجھے وہ پریس ریلیز دیا جو افغان سفارت خانے کی طرف سے اسی دن اخبارات کو جاری کیا گیا۔

معلومات عامہ

معتصم باللہ اور آٹھ کا ہندسہ

عباسیوں کے آٹھویں خلیفہ معتصم باللہ جسے ہم خلیفہ مثمن بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس کے ساتھ آٹھ کے عدد کا خصوصی تعلق تھا۔ معتصم خلیفہ ہارون الرشید کی آٹھویں اولاد تھا۔ وہ ۱۸۰ھ یا بقول دیگر ۱۷۹ھ میں پیدا ہوا اور ان دونوں سنوں میں آٹھ کا عدد موجود ہے۔ وہ ۲۱۸ھ میں تخت نشین ہوا یہاں بھی آٹھ کا عدد موجود ہے۔ معتصم خلفاء عباسیہ میں آٹھواں خلیفہ ہے۔ اُس نے ۴۸ سال کی عمر پائی۔ آٹھ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں چھوڑیں۔ اس کا طالع پیدائش برج عقرب تھا جو آٹھواں برج ہے۔ اس نے آٹھ برس آٹھ مہینے اور آٹھ دن خلافت کی۔ اس نے آٹھ قصر تعمیر کرائے۔ آٹھ بڑی بڑی لڑائیاں فتح کیں۔ آٹھ بادشاہ اس کے سامنے دربار میں حاضر کئے گئے۔ افشین و عجیف و عباس و بابک و مازیار آٹھ بڑے بڑے دشمنوں کو اس نے قتل کرایا۔ آٹھ لاکھ دینار' آٹھ لاکھ درہم' آٹھ ہزار گھوڑے' آٹھ ہزار غلام' آٹھ ہزار لونڈیاں اس نے ترکہ میں چھوڑیں۔ ماہ ربیع الاول کے آٹھ دن باقی تھے کہ وہ فوت ہوا۔

"دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا"

تحریر : نجیب صدیقی

آدمی کے قول و عمل میں جب واضح تضاد پیدا ہو جائے تو وہ بہروپیہ بن جاتا ہے۔ ایسے افراد پر مشتمل اکثر جماعتیں خواہ وہ سیاسی ہوں یا مذہبی بہروپیوں کی جماعتیں بن جاتی ہیں اور عوام کے اعتماد سے محروم ہو جاتی ہیں۔ ان کا حال اس مصرع کے مصداق ہوتا ہے

"دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا"

جو بھی حکمران مسند اقتدار پر متمکن ہوتا ہے وہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہم عوام کی قسمت بدلنے کے لئے آئے ہیں' خوشحالی پیدا کریں گے' سستا انصاف فراہم کریں گے انصاف عوام کے دہلیز تک پہنچے گا' امن و امان بحال کریں گے' مگر ہوتا اس کے بالکل برعکس ہے۔ خوشحالی کی بجائے نئے ٹیکس کے اضافے ہوتے ہیں' بجلی اور پانی پر ٹیکس بڑھا دیئے جاتے ہیں اس کے باوجود اس کی مستقل فراہمی کے ذمہ دار نہیں۔

سستا انصاف تو تھانے میں ہوتا ہے لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ عدالتوں کے چکر میں ان کی زندگی ختم ہو جائے گی تو کیوں نہ پہلے ہی مرحلے میں مک مکا کا ذکر کیا جائے۔

امن و امان کی بحالی کا جہاں تک تعلق ہے اخبارات کی سرخیاں صبح و شام حکمرانوں کے دعوؤں کا منہ چڑاتی ہیں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ بنیادی پتھر ہی ٹیڑھا ہے جس پر امن کی عمارت کھڑی ہوتی ہے اور وہ پتھر محکمہ پولیس ہے۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں جنہوں نے اس محکمہ کی اصلاح کر لی ہے اور وہ اس پر سختی سے عملدرآمد کرتے ہیں اور آج وہ امن و چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کی کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے تحفظ کے لئے جائز و ناجائز کام اس محکمہ سے لیتے ہیں لہٰذا یہ محکمہ خود سر بن گیا ہے' اسے باز پرس کا کوئی خوف نہیں ہے۔ جہاں ایسا ہو وہ امن سے ہمکنار نہیں ہو سکتا' اس سے قبل بھی اس محکمہ کی اصلاح کے بڑے بڑے دعوے کئے گئے مگر معاملہ خراب سے خراب تر ہوتا گیا۔

کرپشن کی برسات نے ہر آدمی کے کپڑے گیلے کر دیئے ہیں۔ الا ماشاء اللہ' بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے اس بارش میں اپنے کو محفوظ کر رکھا ہے ورنہ اوپر کی سطح سے نیچے کی سطح تک ہر شخص بھیگا ہوا ہے۔ افراد سے جماعتیں بنتی ہیں' یہی افراد جب جماعتوں میں جاتے ہیں تو اس جماعت کے تصور کو مسخ کر دیتے ہیں' بہروپئے دنیا میں کوئی انقلاب نہیں لا سکتے اور انقلاب لانے کے لئے ایسے آدمیوں کی جماعت درکار ہے جو قول و عمل میں یکساں ہو۔ جنہوں نے کرپشن کی برسات کی چھینٹوں سے اپنا دامن بچا رکھا ہو' ان کا عزم پہاڑ کی طرح مضبوط ہو' وہ نہ بکنے والے ہوں نہ جھکنے والے ہوں' ان کے جسم میں ایمان کی حرارت خون کی طرح دوڑ رہی ہو۔ اور یہ صرف اور صرف اسلام پر شعوری اور پختہ ایمان لانے والوں میں پیدا ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کو اپنی منزل نہ بنایا ہو' وہ یہ بات اچھی طرح جانتے ہوں کہ آخرت ہی مومن کی منزل ہے۔ ان کے نبی نے دنیا سے اتنا ہی حصہ لیا جتنی کم سے کم ضرورت تھی' وہ چاہتے تو محلات تعمیر کر سکتے تھے' پائیں باغ بنوا سکتے تھے' قالین کے فرش ان کے قدموں کے نیچے ہوتے' مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا' ہمارے لئے یہ سنت چھوڑی ہے کہ تم اگر ہمارے راستے پر چلنا چاہو تو تمہیں بھی ایسا ہی کرنا ہوگا۔ دنیا سے قوت لایموت سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو' اپنی صلاحیتیں اپنی کوشش اس راستے میں صرف کرو' جو شاہراہ مدینہ ہے۔

ایسے لوگ جب انقلاب لانے کا عزم کر لیں گے تو دنیاوی رکاوٹیں ان کے سامنے پرکاہ کے برابر نہ رہیں گی۔ یہی لوگ معاشرے کی قسمت کو بدلیں گے۔ بہروپیوں کی ستر جماعتیں اگر اتحاد کر لیں تو وہ معاشرے کو نہیں بدل سکتیں۔ کردار ہی وہ اصل شے ہے جس میں مقناطیسیت ہوتی ہے' لوگوں کے دل اس طرف کھنچتے ہیں لوگ ان کی بات سنیں گے اور مانیں گے' ایسے بے غرض لوگ جنہوں نے فلاح انسانیت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کیا ہوگا آخرت میں سرخرو ہوں گے۔

ضرورت رشتہ

رفیق تنظیم مقیم اسلام آباد کی ہمشیرہ کیلئے موزوں رشتہ درکار ہے جن کی تعلیم ایف اے اور مدرسۃ البنات جامعہ صدیقہ گجرات سے فارغ التحصیل ہیں اور فاضلہ قاریہ ہے۔ عمر ۲۸ سال اور خلع یافتہ ہیں۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کو ترجیح دی جائے گی۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں ہے۔

رابطہ : ابو عمران' دفتر تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی
۱/۵-۴۴ سیٹلائٹ ٹاؤن' راولپنڈی

پریس ریلیز

ایٹمی دھماکہ کرکے قومی امنگوں کی تکمیل کی جائے ○ ڈاکٹر عبدالخالق

۱۵- مئی = بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے بعد ملک کو نازک اور مشکل حالات کا سامنا ہے' ان حالات سے عہدہ برا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ایٹمی دھماکہ کرکے قومی امنگوں کی تکمیل کرے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی اور وقار کے تحفظ کے لئے پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کرنے کا یہ موقع ضائع کر دیا تو پاکستان ہمیشہ کے لئے بھارت کا طفیلی ملک بن جائے گا۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ مغربی دنیا بھارت کے ایٹمی دھماکوں سے آنکھیں بند کرکے پاکستان کے جوابی "موعودہ" ایٹمی دھماکہ کو روکنے کی سرتوڑ کوششیں کر رہی ہے' کہ کسی مسلمان ملک کا ایٹمی طاقت بننا دنیا کے "ناخداؤں" کو قابل قبول نہیں ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر نے کہا کہ امریکہ سمیت مغربی ممالک کی تمام دھمکیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قومی شعور بیدار کیا جائے۔ حکومت دنیا کی "سپر طاقت" کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی کا نفاذ کرکے کائنات کی سپریم طاقت کی تائید حاصل کرے۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ ایٹمی دھماکہ کرنے کی پاداش میں ممکنہ معاشی پابندیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت اندرونی اور بیرونی ہر قسم کے قرضوں پر سود کی ادائیگی بند کر دے۔ حکمران طبقہ اپنی شاہ خرچیوں اور غیر ترقیاتی اخراجات کو ختم کرکے قوم پر اپنا اعتماد بحال کر لے تو پوری قوم ممکنہ عالمی دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت کے ساتھ ہوگی۔

مولانا وحید الدین خان کے "نظریات" کا علمی محاکمہ

سیکولرزم کے زیر سایہ نام نہاد مذہبی آزادی در حقیقت مذہب کو اجتماعی معاملات سے بے دخل کرنے کا پروانہ ہے

مولانا وصی مظہر ندوی کا گراں قدر علمی تجزیہ ہفت روزہ "تکبیر" کراچی کے شکریہ کے ساتھ قارئین کیلئے شائع کیا جارہا ہے (ادارہ)

آج سے پون صدی قبل جب کمال اتاترک نے ترکی میں "خلافت اسلامی" کے خاتمے اور اس کی جگہ لادینی جمہوری نظام قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا' اس وقت بہت سے مخلص اور سادہ دل لوگ یہی سمجھتے تھے کہ ترکی کے "مرد بیمار" کی "اصل بیماری" اسلامی خلافت کے نام پر قائم عثمانی خاندان کی وہ حکومت ہے جس کے نظام میں صدیوں کے انحطاط کی وجہ سے شاہی ٹھاٹ باٹھ 'تعیش اور اسراف و تبذیر جیسی بیماریوں نے گھر کرلیا ہے جبکہ مشاورت' قوم کی تائید و حمایت' حریت فکر و نظر اور تنقید و احتساب جیسی خوبیاں تقریباً معدوم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا صورت حال کا علاج اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ "اسلامی خلافت" کے اس عالمی برادری والے نظام کا خاتمہ کر کے یورپ کی تقلید کرتے ہوئے ترکوں کی قومی حکومت قائم کی جائے اور چونکہ اسلام اس قسم کی قومی حکومت کے قیام کو درست نہیں سمجھتا اس لئے سیاسی معاملات میں مذہب کی مداخلت کا راستہ روکنے کے لئے لادینیت (Secularism) کا نظریہ اختیار کیا جائے جس کا مطلب یہ تھا کہ انفرادی طور پر ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہو کہ وہ جو عقیدہ چاہے رکھے' جس معبود کو پوجنا چاہے اور جس طرح پوجنا چاہے پوجے' عبادت اور پوجا پاٹ کی رسوم جس طرح چاہے ادا کرے مگر اجتماعی معاملات میں مذہب کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی جانی چاہئے۔ اجتماعی معاملات میں انسانوں کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ خود اپنی عقل اور اپنے علم و تجربے کے مطابق جو چاہیں فیصلہ کریں۔ ان معاملات میں اللہ' رسولؐ کے احکام' قرآن حکیم یا کسی دوسری مذہبی کتاب کا حوالہ قطعاً غیر متعلق اور ناقابل قبول ہے۔

ان حضرات کا خیال یہ تھا کہ اس نظریئے اور اس نظام کو اپنا کر ترکی جو صدیوں سے یورپ کی صلیبی جنگوں کا نشانہ بنا ہوا ہے وہ یورپ کی اقوام کے رنگ میں رنگ کر "من تو شدم تو من شدی" کے بلند مقام پر پہنچ جائے گا' پھر یورپ کی اقوام اس کو اپنی برادری میں شامل کرلیں گی۔ مخاصمت کا خاتمہ ہو جانے سے عالم اسلام کے پس ماندہ ممالک کا دفاع کرنے اور ان کی امداد کرنے میں ترکی کے جو وسائل "ضائع" ہو جاتے ہیں وہ بچ جائیں گے اور ترکی اقتصادی ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر ایک صحت مند اور توانا قوم کی حیثیت سے دنیا میں باعزت مقام حاصل کرلے گا۔

کمال اترتاک نے ان مقاصد کے حصول کے لئے نہ صرف خلافت عثمانی کا خاتمہ کیا بلکہ ترکوں کو تمام اسلامی روایات سے دور کرنے کے لئے ترکی ٹوپی کا استعمال ممنوع قرار دے دیا۔ عربی میں اذان بند کردی' ترکی رسم الخط کو جو فارسی' اردو' سندھی' پشتو' ملائی' انڈونیشی اور دیگر مسلمان ملکوں میں رائج رسم الخط کی طرح عربی رسم الخط سے ماخوذ اور متاثر تھا' ختم کر کے زبردستی لاطینی رسم الخط جاری کیا۔ اس طرح کمال اتاترک نے اس آٹھ سو سالہ علمی اور ثقافتی ورثہ سے نئی نسل کو محروم کردیا جو ترکی رسم الخط میں تھا اور عالم اسلامی سے ترکی کو کاٹ کر اس نے اپنی طرف سے یورپ کے ساتھ رشتہ جوڑنے کے لئے اپنی قوم کو مکمل طور پر تیار کرلیا۔ لیکن علامہ محمد اقبالؒ جو نہ صرف اسلام اور اس کی تعلیمات و احکام سے اچھی طرح باخبر تھے بلکہ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ مغربی فکر و فلسفہ کن گمراہیوں میں مبتلا ہے اور نوع انسانی کو مغربی تہذیب کس طرح تباہی کی طرف لے جارہی ہے۔ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ مغرب کی اندھی تقلید سے مسلمان امت کا کوئی بھی مسئلہ حل نہ ہوگا۔ چنانچہ اس وقت جب کمال اتاترک' ترک قوم کو مغرب کا "پتسمہ" دینے میں سرگرم تھے اور اس غرض کے لئے خود اپنی قوم سے جنگ آزما تھے۔ انہوں نے ترک قوم اور اس کے رہنما کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا

لادینی و لاطینی کس پیچ میں الجھا تو
دارو ہے ضعیفوں کا لا غالب اِلا ہو

علامہ اقبال نے جس وقت یہ شعر کہا تھا اس وقت وہ ایک صاحب علم اور صاحب نظر ہستی کا محض دعویٰ نظر آتا تھا' جس کے لئے کم از کم خود اس شعر میں کوئی دلیل موجود نہ تھی (اگرچہ دعویٰ کی نہایت قوی دلیل خود شعر میں بھی موجود ہے جس کی وضاحت آئندہ سطور میں ہو جائے گی)

تاہم پون صدی گزرنے کے بعد اب ۷۵ سال کے عملی تجربے نے علامہ کے اس دعویٰ کی حرف بحرف تصدیق کردی ہے۔ چنانچہ سارے جتن کرنے کے بعد بھی یورپ ترکی کو یورپین برادری میں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں حتیٰ کہ برسوں تک ناک رگڑوانے کے باوجود یورپین یونین ترکی کو امیدواران رکنیت کی فہرست میں شامل کرنے یا بطور مبصر اپنے اجلاسوں میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے بھی تیار نہیں اور ترکی کی پسماندگی وہیں کی وہیں ہے جہاں وہ بیسویں صدی کی تیسری دھائی میں تھی۔

"لادینیت" (Secularism) کے بارے میں پہلے تو صرف مغربی تعلیم یافتہ حضرات اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ اس نظریہ کا اسلام سے کوئی تصادم نہیں بلکہ یہ نظریہ عقیدے اور عبادات کی آزادی دے کر گویا ہر مذہب کا تحفظ کرتا ہے' اس لئے مسلمانوں کو اس نظریہ کے خلاف کسی محاذ آرائی کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو اس نظریہ کا خود مبلغ بن جانا چاہئے۔ خصوصاً جن ملکوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں تو سیکولرازم کا نظریہ ان کے لئے "اکسیر اعظم" کا حکم رکھتا ہے یا پھر اس قسم کی غلط فہمی ان دینی حلقوں میں تھی جن کی مغربی افکار و نظریات تک براہ راست رسائی نہ تھی۔

حالانکہ نوع انسانی کے سیاسی افکار اور نظاموں کا اگر گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو حقیقتاً دنیا میں حکمرانی کے صرف دو ہی نظام اور نظریئے برسرپیکار رہے ہیں۔ ایک وہ نظام جو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ' انسانوں کے خلیفہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کے احکام و حدود کے اندر رہ کر اختیار حکمرانی استعمال کرنے کے اصول پر قائم ہوتا ہے۔ دوسرا وہ نظام جس میں انسان دراصل خود کو آزاد اور مختار سمجھ کر اپنے تمام معاملات کو خود انجام دینے کے حق کا دعویدار بن کر سامنے آتا ہے مگر ماضی میں حکمرانی کے یہ دعویدار اپنی حکومت کے استحکام کے لئے دو طریقے اختیار کرتے تھے۔

۱۔ خیالی دیوی' دیوتاؤں سے اپنا رشتہ جوڑتے تھے۔ چندر بنسی یا سورج بنسی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے خود کو مالک کائنات کا اوتار (جسمانی ظہور) قرار دیتے تھے اور اس پردے میں داد حکمرانی دیتے تھے۔

۲۔ پنڈتوں' پروہتوں اور پادریوں سے گٹھ جوڑ کر کے ان کی مذہبی سرپرستی سے فائدہ اٹھاتے تھے اور عوام کو

لوٹنے میں حکمرانوں کے ساتھ ساتھ مذہبی طبقے کو بھی کسی حد تک حصہ دار بنا لیتے تھے۔

لیکن دور حاضر میں جب مذہب کی گرفت عام انسانوں پر کمزور پڑ گئی تو انسانی حاکمیت کے ان دعویداروں نے سیکولرازم کے اس نظریہ کا پرچار کر کے پادریوں کی بادشاہت کا مرکز ''ویٹی کن'' کو بنا کر اس کو گرجوں تک محدود کر دیا اور خود جمہوریت کے نام پر پارلیمنٹ کی بالادستی کے دعویدار بن کر ہر قسم کی قانون سازی کے اختیارات سے لیس ہو کر معاشرے پر حکمرانی کے مزے لوٹنے لگے۔

اس لحاظ سے شرک کے نظریہ پر مبنی سیاسی نظام نیز قیصر اور پادریوں کی ثنویت پر مبنی نظام دونوں ہی حقیقتاً انسانی خود مختاری کے علمبردار نظام ہیں' جو کسی بھی آسمانی ہدایت کے بغیر انسانی زندگی کے معاملات کو چلاتے ہیں' البتہ عوام کو فریب دینے کے لئے خیالی دیوی' دیوتاؤں یا مذہبی طبقہ کے بے اصل فتوؤں کا سہارا لیتے رہے ہیں۔

دور حاضر میں اس نام نہاد مذہبیت اور مشرکانہ پردے کو چاک کر کے سیکولرازم نے خود کو بے نقاب کر دیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ انسان کو کسی آسمانی ہدایت اور رہنمائی کی ضرورت نہیں وہ اپنے معاملات کو چلانے میں اپنی مصلحتوں' اپنے علم اور اپنے تجربوں کے علاوہ کسی خارجی رہنمائی کا پابند ہے نہ محتاج۔ اس کی پارلیمنٹ جس چیز کو چاہے جائز کر دے اور جس چیز کو چاہے ناجائز ٹھہرا دے' وہ شراب کو اور عمل قوم لوط کو حلال قرار دینے کا اختیار رکھتی ہے' وہ قصاص کی سزا کو کالعدم کر سکتی ہے' وہ زنا بالرضا کو جائز مگر ایک سے زیادہ شادی کو حرام قرار دے سکتی ہے' وہ سود کو جائز قرار دے سکتی ہے' اس کی عدالتیں غیر سودی قرض کی ڈگریاں دینے سے انکار کر دیتی ہیں کہ قرض غیر سودی تو ہو ہی نہیں سکتا۔

مگر حیف ہے ان دانشوروں کے فہم پر جو یہ کہتے ہیں کہ لادینی یا سیکولر نظام مسلمانوں کی دعوت کے لئے سازگار ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ آپ اس نظام میں توحید کی بات کریں' شرک کی مخالفت کریں' بتوں کو پوجنے پر تنقید کریں' کفر کی مذمت کریں مگر لادینی نظام میں آپ کو کسی رکاوٹ کا سامنا نہیں کرنا ہو گا۔ مذہبی جبر کا دور ختم ہو گیا' وہ زمانہ گیا جب ایک مذہب کے ماننے والوں کی حکومت دوسرے مذاہب پر مظالم کے پہاڑ توڑتی تھیں۔

ہمارے اسی طرح کے ایک دانشور اور ممتاز بھارتی عالم جن کی تازہ کتاب کی وسیع پیمانے پر اشاعت امریکہ کے ایک مخیر مسلمان نے کی ہے۔ اس کتاب میں وہ تحریر کرتے ہیں :

''تاریخ انسانی میں ایک نیا عمل جاری ہوا' جو جمہوریت اور آزادی کا عمل تھا۔ اس دور کو ختم کرنے کا عمل تھا جس کے تحت ملک کے ہر فرد کے لئے حکمرانوں کے مذہب کو ماننا ضروری تھا۔ جو آدمی حکمرانوں کے مذہب کو نہ مانے اس کو مذہبی تعذیب کا شکار ہونا پڑتا تھا۔

چنانچہ اس زمانے میں صرف موحدین ہی حکمرانوں کے ظلم کا شکار نہیں بنے بلکہ ہر اس مذہب کے ماننے والوں کو اقتدار کی طرف سے ظلم کا نشانہ بنایا گیا جو ان

سودی نظام سے چھٹکارے کیلئے عملی اقدامات کئے جائیں

روزنامہ "جنگ" لاہور کے زیر اہتمام عوامی سروے میں لوگوں کا اظہار خیال

سودی نظام نے پاکستان کے ہر شعبے کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ سیاسی رہنما عوام کی رائے اپنی حمایت میں کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً بیانات دیتے رہتے ہیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں بلاسودی نظام متعارف تو کروایا گیا لیکن مکمل طور پر نجات نہ مل سکی۔ صدر مملکت رفیق تارڑ نے اپنے حالیہ بیان میں کہا کہ "سود اللہ سے جنگ ہے" حکومت کو جلد از جلد اس سے پیچھا چھڑا لینا چاہئے۔ صدر مملکت کے اس بیان پر عوامی رد عمل جاننے کے لئے موبائل سروے کا اہتمام کیا گیا جس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

اردو بازار کے صدر چودھری تاج دین نے کہا کہ پوری قوم سودی نظام میں جکڑی ہوئی ہے اسی وجہ سے ہم آج تک ترقی نہیں کر سکے۔ سود کی وجہ سے ہماری معیشت زوال پذیر ہے۔ یہ درست ہے کہ سود لینے اور دینے والے دونوں ہی اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں۔ ہمیں اگر ترقی کرنی ہے تو جلد از جلد اس لعنت سے چھٹکارا پانا ہو گا۔ لارنس روڈ کے عبدالرؤف نے کہا پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا اور اسلام میں جس لعنت سے منع کیا گیا ہم نے اسے پوری قوم پر مسلط کر دیا۔ گلبرگ سے محمود عالم بٹ نے کہا کہ سود کو ختم کرنے کیلئے اب تک مختلف حکومتوں نے بہت سے اقدامات کئے لیکن اس کے باوجود اس کے قدم اتنے مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی نہیں اکھاڑ سکا۔ اردو بازار سے ذوالقرنین نے کہا کہ صدر نے حکومت کو جو مشورہ دیا ہے اس پر سنجیدگی سے عمل ہونا چاہئے لیکن ایسا ہونا آسان نہیں کیونکہ سود تو پوری قوم کے خون میں سرایت کر چکا ہے' لوگوں کے دلوں میں ایمان باقی نہیں۔ برائی کے خلاف لڑنے کیلئے پختہ ایمان کی ضرورت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے دین پر عمل کریں اور احکام خداوندی اور سنت رسولؐ پر عمل پیرا ہوں تو اس لعنت سے چھٹکارہ ممکن ہے۔ گلبرگ سے اخلاق الرحمٰن نے کہا کہ ہمارا ملک زرعی ہے لیکن زرعی قرضے بھی سود پر جاری ہوتے ہیں۔ نفع اور نقصان کی شرح پر تو کوئی بنک کاروبار کرنے کو تیار نہیں' اس لئے زمیندار تمام قرضے سود پر حاصل کرنے پر مجبور ہیں اور یہ ایک ایسی لعنت ہے جس سے تجارت کی برکت اڑ جاتی ہے۔ پھر تجارت میں منافع یا نقصان تو ہوتا ہی ہے لیکن پاکستان کے تمام بنک صرف سود لیتے ہیں' ان سے پہلے بھی منافع اور نقصان کے جو شراکتی کھاتے کھولے گئے وہ صرف ڈھونگ ہے۔

شادمان کے رشید اکبر نے کہا کہ ملک میں سودی نظام چل رہا ہے اور صدر مملکت کو اس کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھانے چاہئیں۔ حسین چوک کے شریف مغل نے کہا کہ سودی نظام کے خاتمے کیلئے پہلے تمام حکمران اور سیاستدان سودی قرضے واپس کریں پھر ہی نظام بہتر ہو گا۔ عامر عباس نے کہا کہ اس وقت صدر نے سود کو اللہ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے تو اب سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کو سودی نظام سے علیحدہ کریں۔ سودی نظام سے پورے ملک کی تجارت سے برکت اٹھ گئی ہے۔ زرعی اور صنعتی ملک ہونے کے علاوہ معدنیات اور قدرتی وسائل کی کمی نہیں لیکن حکمرانوں کے ہاتھ سے کشکول نہیں چھوٹتا۔ لئے گئے قرضوں کے سود ادا کرنے کیلئے بھی دوسرے ملکوں سے قرض مانگا جا رہا ہے۔ اگر آئی ایم ایف سے قرض لینا بند کر دیا جائے تو اسلامی معیشت کا نظام قائم کرنے کی طرف اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں۔

سے الگ اپنا کوئی مذہبی عقیدہ رکھتا تھا۔"
(فکر اسلامی' ص ۱۰)

جناب مولانا وحید الدین خان صاحب مذہبی تعذیب کے اس خاتمے کو دور اول کے اسلامی انقلاب کی تکمیلی شان قرار دیتے ہیں لیکن ان کے اس دعوے کی صداقت کو جزوی طور پر تسلیم کرنے کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور میں جو نام نہاد مذہبی آزادی عطا کی گئی ہے وہ درحقیقت مذہب کو سیاسی اور اجتماعی معاملات سے بے دخل کرنے کا پروانہ ہے۔ اب حکومتوں کو بنانے اور چلانے یا گرانے میں مذاہب کوئی مداخلت نہیں کرسکتے جبکہ ماضی میں وحشی قبائل کے چند فاتحین کو چھوڑ کر تمام حکومتیں عملاً دنیا پرست ہونے کے باوجود کسی نہ کسی مذہبی حوالے کو اپنے استحکام کا ذریعہ بنانے پر مجبور تھیں۔

مگر سوال یہ ہے کہ کیا اسلام انسانی زندگی کو علیحدہ علیحدہ خانوں میں تقسیم کا روادار ہے؟ کیا وہ اس بات کو گوارہ کرسکتا ہے کہ کوئی یہ کہتا ہوا سامنے آئے۔

﴿هٰذَا لِلّٰهِ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا...﴾

"یہ (حصہ) اللہ کا اور یہ ہمارے شرکاء کا ہے"۔

پھر سوال یہ بھی ہے کہ کیا کوئی ایسی فکر 'اسلامی فکر' کہلا سکتی ہے اور کوئی دعوت 'اسلامی دعوت' کے معزز لقب کی مستحق ہو سکتی ہے جو انسانی زندگی کے بڑے حصہ کو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے آزاد تسلیم کر لے اور عقائد و عبادات کے چند مسائل تک محدود رہنے پر راضی ہو جائے؟ ظاہر ہے کہ ان سب سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو پھر یہ بھی سمجھ لیجئے کہ موجودہ جمہوریت اور نام نہاد آزادی کے اس دور میں جب بھی آپ پارلیمنٹ کے آزادانہ حق قانون سازی کو چیلنج کریں گے اور جب بھی عوام کے حق حکمرانی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا تابع بنانے کی کوشش کریں گے تو آج کی سیکولر حکومتیں اسی طرح تعذیب پر اتر آئیں گی جس طرح ترکی کے سیکولرازم کی حفاظت کی دعویدار افواج اور جرنیل تقریباً ۷۵ سال سے خود اپنے عوام کی آواز کو دبانے میں ہر قسم کے مظالم کا ارتکاب کرتے چلے آرہے ہیں۔

انہوں نے منتخب ادارے توڑے' اکثریتی حکومتیں برطرف کیں' منتخب رہنماؤں کو صلیب پر چڑھایا' بے شمار لوگوں کو حوالۂ زندان کیا گیا اور جس طرح الجزائر کے انتخابات میں اسلامک سالویشن فرنٹ کو کامیاب کرانے کی سزا الجزائری قوم کو ظلم عظیم اور قتل عام کی صورت میں تقریباً دو دہائیوں سے دی جارہی ہے ان سارے حقائق کے باوجود ہمارے مولانا وحید الدین خان صاحب دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ :

"چنانچہ اب ساری دنیا سے قدیم طرز کے مذہبی ظلم کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے اب اسلام کا قافلہ مذہبی آزادی کے دور میں ہے اب وہ قدیم مذہبی تعذیب کے دور سے مکمل طور پر باہر آچکا ہے۔"

افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ یہ تحریر اسی کم نظری کا اظہار و اطلاق ہے جس کا شاعر اسلام علامہ اقبال نے دور غلامی میں اس طرح ماتم کیا تھا ؂

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

گوشہ خواتین

ایک عرب ماں کی رُخصتی کے موقع پر اپنی بیٹی کو نصیحت

○ "اے میری پیاری بچی! اگر وصیت کو اِس لئے ترک کرنا روا ہوتا کہ جس کو وصیت کی جا رہی ہے وہ خود عقلمند اور زیرک ہے تو میں تجھے وصیت نہ کرتی لیکن وصیت غافل کے لئے یادداشت اور عقلمند کے لئے ایک ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے اِس لئے مستغنی ہو سکتی کہ اُس کے والدین بڑے دولت مند ہیں اور وہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو تو سب سے زیادہ اِس بات کی مستحق تھی کہ اپنے خاوند سے مستغنی ہو جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

○ اے میری نور نظر! آج تو اِس فضا کو الوداع کہہ رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی۔ آج تو اِس نشیمن کو چھوڑ رہی ہے جس میں تو نے نشوونما پائی۔ ایک ایسے آشیانے کی طرف جا رہی ہے جسے تو نہیں جانتی اور ایک ایسے ساتھی کی طرف کوچ کر رہی ہے جس کو تو نہیں پہچانتی۔ پس وہ تجھے اپنے نکاح میں لینے سے تیرا نگہبان اور مالک بن گیا ہے' تو اِس کے لئے فرمانبردار کنیز بن جا' وہ تیرا وفادار غلام بن جائے گا۔

○ اے میری لخت جگر! اپنی ماں سے دس باتیں یاد کر لے یہ تیرے لئے قیمتی سرمایہ اور مفید یادداشت ثابت ہوں گی۔ سنگت قناعت سے دائمی بنے گی اور باہمی میل جول' اُس کی بات سننے اور اُس کا حکم بجالانے سے پر مسرت ہو گا۔ جہاں جہاں اُس کی نگاہ پڑتی ہے اُن جگہوں کا خاص خیال رکھو اور جہاں جہاں اُس کی ناک سونگھتی ہے اس کے بارے میں محتاط رہ تاکہ اس کی نگاہ تیرے جسم اور لباس کے کسی ایسے حصہ پر نہ پڑے جو بدنما اور غلیظ ہو اور تجھ سے اُسے بدبو نہ آئے بلکہ خوشبو سونگھے' اِس بات کا خاص خیال رکھنا۔ سرمہ حسن کی افزائش کا بہترین ذریعہ ہے اور پانی گمشدہ خوشبو سے بہت زیادہ پاکیزہ ہے۔ اُس کے کھانے کے وقت کا خاص خیال رکھنا اور جب وہ سوئے اُس کے آرام میں مخل نہ ہونا۔ کیونکہ بھوک کی حرارت شعلہ بن جایا کرتی ہے اور نیند میں خلل اندازی بغض کا باعث بن جاتی ہے۔ اُس کے گھر اور مال اور اُس کی ذات کی حفاظت کرنا' اُس کے نوکروں کی اور اُس کے عیال کی ہر طرح خبرگیری کرنا' اُس کے راز کو افشا مت کرنا' اُس کی نافرمانی مت کرنا اگر تو اُس کے راز کو فاش کر دے گی تو اُس کے غدر سے محفوظ نہیں رہ سکے گی اور اگر تو اُس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اُس کے سینہ میں تیرے بارے میں غیظ و غضب بھر جائے گا۔

جب وہ غمزدہ اور افسردہ ہو تو خوشی کے اِظہار سے اِجتناب کرنا اور جب وہ شاداں و فرحاں ہو تو اُس کے سامنے منہ بسور کر مت بیٹھنا۔ پہلی خصلت آداب زوجیت کی ادائیگی میں کوتاہی اور دوسری خصلت دل کو مکدر کر دینے والی ہے۔ جتنا تم سے ہو سکے اُس کی تعظیم بجالانا وہ اِسی قدر تمہارا احترام کرے گا۔ جس قدر تم اُس کی ہم نوا رہو گی اِسی قدر وہ تمہیں اپنا رفیق بنائے رکھے گا۔ اچھی طرح جان لو تم جس چیز کو پسند کرتی ہو اِسے نہیں پا سکتی جب تک تم اُس کی رضا کو اپنی رضا پر اور اُس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دو' خواہ وہ بات تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔

○ اے بیٹی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے"۔

(اقتباس از ضیاء النبیؐ (جلد اول) مصنف پیر محمد کرم شاہ الازہری)

اسلامی امارت افغانستان میں خواتین کو آج باعزت مقام حاصل ہے

طالبان حکومت نے چادر اور چاردیواری کا تحفظ قائم کر دیا ہے

حلقۂ سرحد سے ایک گمنام تحریر!

افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کی تشکیل ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال ہو چکا ہے۔ اسلامی حکومت کے قائم ہوتے ہی تمام شعبہ ہائے زندگی میں بنیادی تبدیلیاں واقع ہو گئی ہیں۔ عدالت ہو یا انتظامیہ' علاج معالجہ کا محکمہ ہو یا محکمۂ تعلیم سب میں اسلامی طرز حکومت کی جھلک ضرور دکھائی دیتی ہے۔

امارت اسلامی افغانستان جو معاشرہ میں امربالمعروف اور نہی عن المنکر کے قرآنی اصولوں کو رواج دینا چاہتی ہے' نے افغان عورت کو وہ سارے حقوق دلائے ہیں جو ایک عرصہ سے افغان معاشرے میں پامال ہوتے رہے۔ سابقہ افغان حکومتوں نے عورتوں کو ان کے حقوق کے نام پر جو آزادی دی تھی اس کی وجہ سے افغانی عورت فحاشی و عریانی میں پوری دنیا میں مشہور و معروف تھیں۔ اسی فلسفہ کے مدنظر خارج سے لوگ آکر اس مقدس سرزمین پر اپنی خواہشات کو پورا کرتے بلکہ اس سے بڑھ کر افغان بادشاہ یہاں کی صنف نازک کو تحفے تحائف کے طور پر خارج میں بھی بھیج دیتے تھے۔

اسلامی تہذیب و تمدن جس میں پردے کو انتہائی اہمیت حاصل ہے مغربی دنیا کے اشاروں پر افغان بادشاہوں نے اس پردے کو ہٹایا اور عورت کو باہر لا کر ہوٹلوں' کلبوں اور قحبہ خانوں کی زینت بنایا۔ افغانستان میں اتنے بڑے پیمانے پر جنگ و جدل اور خونریزی کا اصل سبب یہی فحاشی اور عریانی تھی' جس نے عذاب خداوندی کو دعوت دی۔ اس فحاشی و عریانی کے لئے جو اڈے بنائے گئے تھے وہ آج بھی ہوٹلوں' کلبوں اور سوئمنگ پولوں کی شکل میں موجود ہیں۔

اسلامی حکومت قائم ہوتے ہی طالبان نے فحاشی اور عریانی کے ان اڈوں کو اپنے قبضے میں لے کر مفادعامہ کے لئے استعمال کیا۔ افغان عورت جس کی پرورش اور تربیت کے نتیجے میں محمود غزنوی اور احمد شاہ ابدالی پیدا ہوئے جنہوں نے ہندوستان کی سرزمین پر ہندوؤں اور مرہٹوں کے غرور و تکبر کو خاک میں ملایا تھا' سابقہ حکومتوں نے غیر کے اشاروں پر تربیت و پرورش کا یہ نظام تباہ کر دیا۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں عورت کا اصل کردار یہی ہوتا ہے کہ اگر مرد غفلت اور بے دینی کی وجہ سے کسی ملحدانہ اور کافرانہ تہذیب و تمدن کے مقابلے میں شکست و ریخت سے دوچار ہو جائے تو عورت چادر اور چاردیواری میں رہ کر اس باطل تہذیب و تمدن کے مقابلے کے لئے اس قوم کے بچوں کو تیار کریں۔

افغان قوم نے ماضی قریب میں روس جیسی عظیم طاقت کو جو شکست دی تھی وہ بھی اسی پرورش و تربیت کا نتیجہ تھا۔ درحقیقت افغان خواتین کی ۹۵ فیصد تعداد اب بھی اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی طرز معاشرت کی خواہاں ہے' بمشکل ۵ فیصد خواتین جو مغربی تہذیب و تمدن میں پھلی پھولی ہیں وہی افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام سے خوفزدہ ہیں اور چونکہ مغرب کی دوستیاں اور ہمدردیاں انہی ۵ فیصد خواتین سے ہیں لہٰذا وہ ڈھنڈورا پیٹتا رہتا ہے کہ عورت کی آزادی سلب ہو گئی ہے اور اس کے حقوق پر طالبان نے ڈاکہ ڈالا ہے۔

طالبان کے آتے ہی ان فاحشہ عورتوں نے افغانستان کو خیرباد کہہ کر دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے اڈے قائم کر لئے ہیں۔ حال ہی میں تنظیم زنان افغانستان نے پشاور میں مظاہرہ کر کے اس طبقے کی نمائندگی کی ہے۔ افغانستان میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو سب سے بڑھ کر اس نے چادر اور چاردیواری کے نظام پر توجہ دی۔ عورتوں کی غیر شرعی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جس پر مغربی ذرائع ابلاغ نے پراپیگنڈہ کیا کہ سکولوں' ہسپتالوں اور دفاتر سے عورتوں کو نکال کر ان کا معاشی قتل کیا گیا۔ لیکن راقم نے خود جا کر دیکھا کہ جن محکموں میں جو عورتیں بحیثیت گورنمنٹ ملازم کام کرتی تھیں ایک طرف امارت اسلامی افغانستان انہیں گھر بیٹھے تنخواہیں دے رہی ہے اور دوسری طرف ان خواتین سے وعدہ کیا گیا ہے کہ جب ملک کی معاشی حالت سدھر جائے گی اور ہم ضمانت دے سکیں گے کہ اب عورتوں کی جان و مال محفوظ ہاتھوں میں ہے تو ہم ایک بار پھر میڈیکل اور تعلیم کے میدان میں خواتین کی خدمات حاصل کریں گے۔ افغانستان میں اب بھی عورتوں کو باپردہ گھروں سے نکلنے کی اجازت ہے' وہ بازاروں اور جن دفاتر میں ان کا کوئی کام ہو' بلا روک ٹوک آتی جاتی ہیں۔

طالبان کا بھی یہی موقف ہے کہ بے شک عورتیں اسلامی پردے کو اختیار کر کے باہر آئیں جبکہ یورپ واویلا کر رہا ہے کہ عورتوں کو بے پردہ اپنے کام کاج نمٹانے کا حق دیا جائے۔ وہ یہ واویلا صرف اس لئے کر رہا ہے کہ افغانستان میں خواتین بے پردہ ہوں تاکہ ایک طرف اُمت مسلمہ کی غیرت و حمیت کا جنازہ نکلتا رہے اور دوسری طرف ایک مادر پدر آزاد معاشرہ قائم ہو تاکہ ان کی عیش و عشرت کا سامان ہر جگہ اُن کو باآسانی میسر ہو۔ لیکن دوسری طرف طالبان اسلامی اصول پر اس سختی کے ساتھ عمل پیرا ہیں کہ وہاں غیرملکی این جی اوز اور یو این ڈی ایف سی کی خواتین ورکرز بھی پردہ میں رہ کر کام کرتی ہیں۔ طالبان کے نزدیک اس کا فلسفہ یہ ہے کہ این جی اوز اور یو این ڈی ایف سی کی جو خواتین ورکرز ہیں ان کا کچھ کام نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ ایک طرف پراجیکٹ میں رنگینی اور دلچسپی ہو اور دوسری طرف ان کے ذریعے گاؤں گاؤں پھر کر باپردہ خواتین بالخصوص پڑھی لکھی لڑکیوں کو دعوت فکر دیں کہ وہ پردہ ہٹا کر باہر کی دنیا میں جھانکیں' چادر اور چاردیواری کے نظام کو عبور کر کے باہر آئیں اور مردوں کی ہوس کا نشانہ بنتی رہیں۔

اطلاع برائے رفقاء و احباب

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اپنے گھٹنوں کے کامیاب آپریشن کے بعد ان شاء اللہ العزیز ۲۱ مئی کو لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ رفقاء و احباب مطلع رہیں کہ جمعۃ المبارک ۲۲ مئی ۹۸ء کو مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

”اٹھو ورنہ حشر نہ ہو گا پھر کبھی!“

تحریر: رشید عمر، امیر حلقہ پنجاب غربی

ہندوستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد علاقے کی نئی صورت حال سے امریکہ بہادر بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ وہ چاہے گا کہ ایک جانب چین کے خلاف ہندوستان کو استعمال کیا جائے اور دوسری طرف بھارت کو پاکستان کے خلاف ”چودھری“ کا مقام دے کر پورے عالم اسلام کو بے بس کرنے کے ارادوں کی تکمیل کی جائے۔

اسلام کا غلبہ یہود و نصاریٰ کو شکست دے کر ہوا تھا بھارت کا ہندو برصغیر میں مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ غلبہ کو نہیں بھولا۔ ان حالات میں امریکہ کی پوری کوشش ہو گی کہ پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے سے روکنے کے لئے ہر حربہ استعمال کرے اور ساتھ ہی اقتصادی پابندیوں کے لئے کسی بھی بہانہ کو استعمال کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دے۔ ان حالات میں ایٹمی دھماکہ کرنے کا فیصلہ تاریخی اور جرات مندانہ قدم ہو گا۔

امریکہ اور یورپی ممالک کی کوشش ہے کہ عالم اسلام کے خلاف جنگ کا الزام لئے بغیر ان کو بھوک، افلاس اور خانہ جنگی میں مبتلا کر کے ان کی رہی سہی قوت بھی ختم کر دی جائے۔ جیسا کہ لیبیا، سوڈان، عراق، ایران اور مشرق بعید کے مسلم ممالک میں کیا جا رہا ہے۔ مغرب کی سوچی سمجھی حکمت عملی کا مقابلہ کرنے کیلئے ٹیپو سلطان کے الفاظ ”شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں درج ذیل اقدام کرنے ہوں گے۔

۱) ملک کی نظریاتی سرحدوں کو مضبوط کیا جائے۔ خصوصاً ٹی وی پر اسلامی نظام معاشرت، معیشت اور سیاست پر مبنی امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے خطبات کو پاکستان ٹیلی ویژن ہندوستان خصوصاً اس کے سرحدی شہروں میں دکھانے کا اہتمام کرے۔ ہندو مذہب من گھڑت عقائد و رسومات اور بت پرستی پر مبنی ہے۔ جسے منطق اور عقل کے معیار پر پرکھا نہیں جا سکتا۔ جب کہ اسلام ایسے کامل و اکمل نظام زندگی کو پیش کرتا ہے جس کے تمام پہلو عقل و منطق کے علاوہ فطرت کے تقاضوں پر بھی پورے اترتے ہیں۔ ان خطبات خلافت کے ذریعے ہم ہندوؤں کی نظریاتی بنیاد پر کاری ضرب لگا سکتے ہیں۔

۲) افغانستان میں طالبان حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائے نیز آزاد روسی ریاستوں کے ساتھ تعلقات مضبوط بنائے جائیں۔

۳) اسلامی ممالک کے باہمی جھگڑوں کو ختم کرانے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

۴) ایٹمی دھماکہ کرنے میں قطعاً تاخیر نہ کی جائے۔ اگر اس وقت بھی ایٹمی دھماکہ کرنے سے لیت و لعل اور گریز و انحراف سے کام لیا گیا تو ممکن ہے پھر کبھی یہ موقع ہاتھ نہ آسکے۔

<u>پریس ریلیز</u>

تمام آسمانی مذاہب میں انبیاء کا احترام ایک مسلمہ حقیقت ہے ○ رشید عمر

تمام آسمانی مذاہب میں انبیاء کا احترام ایک مسلمہ امر ہے۔ ان خیالات کا اظہار تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے فیصل آباد میں منعقدہ دینی جماعتوں کے مشترکہ اجتماع میں پنجاب غربی کے امیر رشید عمر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف زبان کھولنا ناقابل معافی جرم ہے۔ اسی طرح ڈیگال جو کہ فرانس کا قومی ہیرو ہے، کے خلاف بات کرنے والا بھی قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ تمام مذاہب کے پیروکاروں کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ناموس کی حفاظت کریں اور اس کے تحفظ کے لئے قانون بنائیں۔ C-295 بھی ایسا ہی قانون ہے جس کے ذریعے ناموس رسالت کی توہین کرنے والوں کا راستہ روکا گیا ہے۔ یہ قانون ملک کے تمام باشندوں کے لئے برابر ہے۔ ہر وہ شخص جو اس قانون کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا، اس پر یہ لاگو ہو گا۔ اس قانون کی موجودگی میں کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے، قانون توڑنے والوں کی حمایت میں مظاہرہ کرتا ہے یا ملک و املاک کا نقصان کرنے کا سبب بنتا ہے تو وہ ملکی آئین کے خلاف بغاوت کر رہا ہے۔ یہ قانون اس ہستی کے ناموس کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے، جو نہ صرف مسلمانوں کے ہادی و رہبر ہیں بلکہ وہ عالم عیسائیت کے بھی محسن ہیں۔ انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی پاکبازی کی شہادت دی اور انہیں یہودیوں کی گھناؤنی تہمت سے بری الذمہ قرار دیا۔ اس صورت میں عیسائی برادری کو دیکھنا چاہئے کہ کہیں وہ مکار یہودیوں کے ہاتھوں میں تو نہیں کھیل رہے۔

۱۰/ مئی کو صبح ۱۰ بجے تمام مسالک کے علماء کا متفقہ طور پر بشپ جان جوزف کی غیر قانونی خود کشی کی مذمت کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مسلمانان پاکستان اس مسئلہ پر کوئی دوسری بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ اس بارے میں ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ تنظیم اسلامی تحفظ ناموس رسالت کو اپنے ایمان کا معاملہ سمجھتی ہے۔ بلکہ وہ شروع ہی سے اس جہاد میں مصروف ہے کہ ملک عزیز میں مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ ہو جائے اور ملکی قوانین میں کسی بھی ممکنہ کمزوری کا خاتمہ کر دیا جائے۔ تاکہ کوئی غیر مسلم مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اس حوالے سے تمام مذہبی جماعتوں کے قائدین سے اپیل ہے کہ وہ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنے تمام اختلافات کو ایک طرف رکھ کر متفقہ طور پر غلبہ شریعت اسلامی کے جہاد میں شریک ہوں تاکہ اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ کامیابی سے کیا جا سکے۔

ڈاکٹر اسرار احمد انقلابی فکر اور کردار کے لحاظ سے نہایت متوازن شخصیت کے حامل ہیں

احادیث کے ذخیرے میں جس "خراسان" کا ذکر بار بار ملتا ہے قدیم نقشہ جات کے مطابق مالاکنڈ ڈویژن اُسی خُراسان کا مرکز و محور ہے

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ مالاکنڈ ڈویژن کے ناظم مولانا غلام اللہ حقانی نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور عالمی غلبہ کے حوالے سے مالاکنڈ ڈویژن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن ہی وہ خوش نصیب خطہ ہے جہاں سے احیاء اسلام کا عمل شروع ہو گا۔ تحریک نفاذ شریعت کے ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ محض حسن اتفاق نہیں کہ جو بھی اسلامی تحریک ملکی یا بین الاقوامی سطح پر اٹھتی ہے اُس کو فکری غذا اسی خطے سے ملتی ہے' خواہ وہ جماعت اسلامی ہو' تبلیغی جماعت ہو یا تحریک نفاذ شریعت۔ انہوں نے مستند احادیث کے حوالہ سے ثابت کیا کہ اسلام کے دوبارہ غلبہ کیلئے جس خراسان کا نام احادیث کے ذخیرے میں بار بار آتا ہے۔ قدیم نقشہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن اُسی خراسان کا مرکز و محور ہے۔ لہٰذا اہل مالاکنڈ ڈویژن کو چاہیئے کہ وہ اِن احادیث کی روشنی میں اسلام کے عالمی غلبے کیلئے اپنی جانی و مالی قربانیوں کے ساتھ میدان عمل میں اتریں۔ اس چیز کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے مالاکنڈ ڈویژن کا نام خراسان اور اس خطے کے باسیوں کو خراسانی کہہ کر پکارا جائے۔ مولانا نے تحریک کے بانی صوفی محمد صاحب سے قریبی رابطہ رکھا ہوا ہے اور ایسا دکھائی دیتا ہے کہ بہت جلد تنظیم اسلامی اور تحریک نفاذ شریعت ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں گی۔ مولانا صوفی محمد نے تنظیم اسلامی کو ایک انقلابی تنظیم تسلیم کیا۔ مولانا نے تاثرات تنظیم اسلامی کے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہ کے بارے میں پہلی ملاقات کے موقع پر ظاہر کئے تھے وہ کچھ یوں تھے کہ

"ڈاکٹر صاحب انقلابی فکر اور کردار کے لحاظ سے نہایت متوازن شخصیت کے حامل ہیں۔ میں ان کو بہت جلد دعوت دوں گا کہ افہام و تفہیم کے ذریعے اس انقلابی عمل کو آگے بڑھائیں' میں ان کا پورا پورا ساتھ دینے کیلئے تیار ہوں"۔

تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کا ایک روزہ تربیتی پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی جنوبی کے زیر اہتمام ایک روزہ تربیتی پروگرام ۲۵/ اپریل نماز عشاء سے شروع ہو کر ۲۶/ اپریل بعد نماز عصر اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام کا آغاز عبدالرحمٰن ہنگورہ کے درس حدیث سے ہوا۔ رُفقاء کے باہمی تعارف کے بعد جناب محمد راشد گنگوہی نے دورۂ افغانستان کے تاثرات بیان کئے۔ صبح ۴ بجے رُفقاء قیام اللیل کے لئے بیدار ہوئے' نوافل ادا کئے اور نماز فجر تک تلاوت قرآن حکیم اور اذکار مسنونہ کرنے میں مصروف رہے۔ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد جناب عبدالرحمٰن ہنگورہ نے سورۂ تغابن کے دوسرے رکوع کا درس دیا۔ درس کے بعد امیر جنوبی نے تجوید و قراءت سیکھنے اور قرآن حکیم کی صحیح تلاوت کرنے کی اہمیت بیان کی۔ انہوں نے رُفقاء کو چھ ماہ کا ٹارگٹ دیا کہ وہ اکتوبر ۹۸ء تک تصحیح تلاوت کے کام کو مکمل کرلیں۔ جو رُفقاء سمجھتے ہیں کہ ان کی قراءت صحیح ہے' وہ مرکز یا حلقہ میں ٹیسٹ دے دیں۔ اس کے بعد رُفقاء میں تحریر کردہ ادعیہ ماثورہ تقسیم کی گئیں اور ان سے کہا گیا کہ وہ آئندہ ایک روزہ پروگرام میں کم از کم پانچ دعائیں یاد کر کے سنائیں اور ان دعاؤں کو اپنے معمولات میں شامل کریں۔ جن رُفقاء کو یہ دعائیں یاد تھیں ان سے اسی وقت یہ دعائیں سنی گئیں۔ آرام اور ناشتہ کے وقفہ کے بعد رُفقاء کو چھ گروپس میں تقسیم کر کے ان رُفقاء کے گھروں پر بھیجا گیا جو بغیر کسی رخصت یا معذرت کے شریک پروگرام نہیں تھے۔ چنانچہ چار مزید رُفقاء پروگرام میں شامل ہو گئے۔ اس کے بعد امیر محترم کا خطاب بعنوان "اللہ کی پکار پر لبیک" دیکھا۔

انہوں نے فرمایا کہ گزشتہ ۱۲۰۰ برس میں ہماری عظیم اکثریت کا تصور دین مسخ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اسلام دین نہیں رہا بلکہ مذہب بن گیا ہے۔ اقامت دین کی جدوجہد ہمارے فرائض میں شامل ہی نہیں ہے' ہم صرف نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج سے واقف ہیں جبکہ اقامت دین بھی نماز کی طرح فرض عین ہے۔ جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے' اسی طرح اقامت دین کی جدوجہد کے لئے التزام جماعت فرض ہے۔ انہوں نے سورۂ شوریٰ کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سورۂ شوریٰ مکی سورہ ہے وہاں اللہ کی پکار آتی ہے جبکہ اس دور میں نہ نماز فرض تھی اور نہ روزہ فرض تھا۔ تو پھر وہ کونسا فرض تھا جس کی یہ پکار ہے۔ وہ فرض ہے ایمان پر قائم رہنا' اس کی دعوت و اقامت کی جدوجہد کرنا اور اس میں جو مشکلات آئیں ان پر صبر کرنا۔ اسی طرح مدنی دور میں اللہ کی پکار شہادت علی الناس کا فریضہ انجام دینے اور اس کے لئے جان کی بازی لگانے کی ہے۔

انہوں نے اللہ کی پکار کو چار سطحوں کے حوالے سے بیان کیا۔ اول یہ کہ پختہ ایمان رکھا جائے' دوئم یہ کہ اللہ کی بندگی محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر کی جائے۔ سوئم یہ کہ دعوت و تبلیغ' امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور شہادت علی الناس کی ذمہ داری پوری کی جائے اور چہارم یہ کہ دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کی جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب دین مغلوب ہو تو نوافل کے بجائے باطل نظام سے پنجہ آزمائی اور نہی عن المنکر کی جدوجہد کرنی چاہئے اور باطل نظام کا کل پرزہ نہ بنے بلکہ اس نظام سے صرف اتنا ہی فائدہ اٹھائے جو اس کے جسم و جان کے رشتہ کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور اپنا تن من دھن اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لئے لگا دے۔ امیر محترم کے ویڈیو خطاب کے بعد نماز ظہر اور طعام کے وقفہ کے اختتام پر رُفقاء میں درس کی صلاحیت پیدا کرنے کے سلسلہ میں محمد بشیر صاحب نے سورۂ عصر کا درس دیا۔ بعد میں رُفقاء تک مرکز اور حلقہ کی طرف سے موصولہ ہدایات پہنچائی گئیں۔ مطالعۂ لٹریچر کے سلسلہ میں برصغیر پاک و ہند میں "اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں" کے باب "صرف وعظ و نصیحت اور تعلیم و تلقین" کا اجتماعی مطالعہ ہوا۔ رُفقاء سے سوالات بھی کئے گئے۔ جناب راشد گنگوہی نے افغانستان کے دورہ کے نامکمل تاثرات مکمل کئے۔ بعد ازاں رُفقاء نے پروگرام کو مزید بہتر بنانے کے لئے تجاویز دیں۔ آخر میں عصر کی نماز کے بعد ایک حدیث بیان کی گئی۔ اس کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (مرتب : واحد علی رضوی)

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا تنظیمی اجتماع

تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا ماہانہ تنظیمی اجتماع جمعرات ۱۰ محرم الحرام کو بعد نماز فجر منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز جناب الطاف حسین کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے غلبہ دین کے فریضہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ اُمت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس دینی فریضہ کی طرف سے غافل ہے' چنانچہ مسلمہ قومیتوں میں تقسیم ہو کر باہم قتل و غارت اور خوف کے عذاب الٰہی میں گھر چکی ہے۔ درس قرآن کے بعد شکیل احمد نے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے وصف پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی شان میں فرمایا کہ وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کو بھی رحم دلی کے جذبہ کو فروغ دینا چاہئے۔ اس کے بعد لاہور

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۷، شمارہ ۱۹
سالانہ زرتعاون ۱۲۵/- روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

مسلم اُمہ۔ خبروں کے آئینے میں (انتخاب: مرزا ندیم بیگ)

امریکیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے ○ شیخ عمر

امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں بم دھماکے کے الزام میں قید مصری نژاد نابینا عالم دین اور الجماعۃ الاسلامیہ مصر کے قائد ڈاکٹر شیخ عمر عبدالرحمٰن نے کہا ہے کہ امریکہ دنیا کے تمام علمائے حق کے خاتمہ کے لئے کوشاں ہے اور اسی کے ایما پر غلام ملک (سعودی عرب) شیخ سفر الحوالی، شیخ سلیمان عودہ اور دیگر حق گو علماء و مشائخ کو قید و بند رکھا ہوا ہے اور اس کام میں مصری حکومت مکمل امریکی تسلط میں ہے جبکہ اللہ کے پاک کلام میں یہود و نصاریٰ کے متعلق واضح موقف اور احکامات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ جیسے اسلام دشمن ملک سے عالم اسلام کو فوراً اپنے تعلقات ختم کرنے اور اس کو تہس نہس کرنے کے علاوہ صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور مسلمانوں سے میری گزارش ہے کہ ان کی اقتصادی مارکیٹ کو جلا دو، ان کی تدبیروں کو خاک میں ملا دو، ان کی کشتیاں اور جہاز غرق کر دو۔

مسلمانوں کو بھارت سے نکال دیا جائے ○ کانتی پٹیل

ہندو تنظیموں کے اتحاد کے صدر کانتی پٹیل نے بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کو وارننگ دی ہے کہ وہ بھارت سے نکل جائیں جبکہ پاکستان میں رہنے والے ہندوؤں کو بھارت میں آباد ہونے کی پیشکش کی ہے۔ ایک رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے انتہا پسند ہندو لیڈر کانتی نے مسلمان دشمن حکمران جماعت بی جے پی سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ بھارتی مسلمانوں کو پاکستان بھیجے۔ کانتی پٹیل نے کہا کہ بھارت میں امن کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کو پاکستان بھیجا جائے اگر وہ نہیں جاتے تو انہیں اٹھا کر بحر ہند میں پھینک دیا جائے۔

اسرائیل عالم اسلام کے لئے خطرہ ہے' ایران

اسرائیل عالم اسلام کے لئے خطرہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار ایران کے صدر محمد خاتمی نے فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کے پچاس سال مکمل ہونے کے موقع پر ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کے دوران کیا۔ خاتمی نے کہا کہ اسرائیل عالم اسلام، علاقے کی سلامتی اور بقا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے فلسطین پر اسرائیل کے قبضے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسرائیل کی ننگی جارحیت کا مظاہرہ ہے۔

وحشی سربوں نے ۲۰ مسلمانوں کو شہید کر دیا

کوسووو میں سربیا کی فوج اور پولیس کی فائرنگ سے ۲۰ البانوی مسلمان شہید ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں سربیائی پولیس نے کلپنا اور جیکوویکا کے گاؤں میں اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ۲۰ نہتے مسلمان شہید ہو گئے۔

یہودیوں نے مسجد اقصیٰ کا دروازہ نذر آتش کر دیا

مقبوضہ بیت المقدس میں گزشتہ دنوں یہودی انتہا پسندوں نے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کا داخلی دروازہ نذر آتش کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ چند یہودی مسجد اقصیٰ میں آئے اور انہوں نے آتے ہی مسجد کے داخلی دروازے کو آگ لگا دی، مسجد کے محافظوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے آگ لگی ہوئی دیکھی تو فوراً پانی ڈال کر آگ پر قابو پا لیا گیا۔ یہودیوں کی اس مذموم کارروائی کے بعد بیت المقدس میں انتہائی کشیدگی کی فضا پیدا ہو گئی ہے اور مسلمان مشتعل ہو گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یہودی مسجد کو نقصان پہنچانے کی کئی بار گھناؤنی سازش کر چکے ہیں۔

مصر: امریکی یونیورسٹی میں اسلام مخالف کتاب نصاب سے خارج

مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں ایک امریکی یونیورسٹی نے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں نازیبا واقعات کی کتاب کو نصاب سے خارج کر دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مصر کے وزیر تعلیم نے کہا تھا کہ فرانسیسی مصنف کی تحریر کردہ اس کتاب میں نبی آخر الزمان ﷺ کے بارے میں بے ہودہ باتیں شامل تھیں، لہٰذا اس کتاب کو فوراً نصاب سے خارج کیا جائے۔ وزیر تعلیم کے انتباہ پر یونیورسٹی انتظامیہ نے مذکورہ کتاب کو نصاب سے خارج کر دیا۔

غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد گیمبیا سے قادیانی مبلغ فرار

مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگنے کے بعد قادیانی ٹولے کے سرکردہ افراد وہاں سے فرار ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ سعودی ہفت روزہ "العالم الاسلامی" نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ قادیانیوں نے گیمبیا میں تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کا ایک وسیع جال بچھا رکھا تھا جن کی آڑ میں وہ اپنے کفریہ عقائد کا پرچار کرتے تھے چنانچہ چند ماہ قبل گیمبیا کے صدر یحییٰ نے علماء کرام کی تشویش پر نوٹس لیتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر کے ان کے تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کو وقتی طور پر بند کر دیا گیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ قادیانیوں نے گیمبیا سے راہ فرار اختیار کر لی ہے اور اب تک قریباً ۳۰۰ نمایاں قادیانی رہنما ملک چھوڑ کر فرار ہو گئے ہیں۔ رپورٹ میں مسلم حکومتوں اور مسلم خیراتی اداروں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اب گیمبیا میں قادیانیوں کے تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کی بندش کے بعد اس خلا کو پر کرنے کے لئے آگے بڑھیں اور یہاں کے غریب مسلمانوں کا ہاتھ بٹائیں۔